

نئی حکومت کو در پیش چل جز

علی شاہ نے وزیر اعظم شہزاد شریف سے اونچی ذمیتی ایل، پی پی ایل، پی ایس اور ایس ایس جی ایل اور اوگرام میں سندھی نمائندگی مانگ لی۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے وزیر اعظم کو درخواست کی کہ سندھ کے دیہاتوں کو کیس مہیا کرنے پر عائد پابندی اٹھائی جائے۔ ہمارے خیال میں اگر موجودہ وفاقی حکومت سمجھدی گی کے ساتھ کوچی کے سائل حل کرے تو اسے کوچی کے عوام کے ساتھ اچھا سلوک سمجھا جائے گا اور ماضی میں کی گئی زیادتیوں کی تلافی ہو سکتی۔

دکش لاکھ افراد کو حج کی اجازت

سعودی حکومت نے اس سال دکش لاکھ افراد کی اجازت دی۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے وزیر اعظم کی اجازت دی ہے۔ کورناداہ کے تین سال بعد اتنی بڑی تعداد میں زائرین کو اور مدینہ میں پریزی ادا کریں گے، آخری بار 2019ء میں پہنچ لکھ افراد نے حج کیا تھا پھر کورناداہ پھٹکے کے باعث یا بحاجتِ عملکش نہ رہا، ایک سال صرف ایک ہزار اور گزر شدت 60 ہزار افراد کو اجازت دی گئی۔ اب دکش لاکھ افراد کو شرکت کی اجازت دی گئی ہے تاہم اس فریضہ کو ادا کرنے والے افراد 6 سال تک کی عمر ہوں گے اور مکمل و مکملن لگوانے کی شرط بھی ہے جبکہ سعودی عرب میں داخلے سے 72 گھنٹے قابل کورناداہ نیست بھی لازم ہو گا۔ سعودی حکومت کی طرف سے معمول کے مطابق دنیا بھر سے آنے والے حاجی کیلئے کوئی مختص کیا جاتا ہے۔ اس سال کے لیے بھی تک اطلاع سامنے نہیں آئی کہ پاکستان کیلئے تکنا کوئی مختص کیا گی۔ اگرچہ سابق حکومت نے حج پالیسی مرتب کر لی تھی تاہم نئی صورت حال میں نئی انتظامیہ ذمہ داری بھائے گی، وقت کم ہے اس لیے نئی حکومت کو تجزیہ سے انتظامات کرنا ہوں گے۔ توقع ہے کہ حکومت پاکستان اور سعودی عرب کے طابلوں کے تیجہ میں جلد ہی معمول کے امور میلے پا جائیں گے اور ہماری جم و زارت حج کمپنیوں کے کوئوں کی تقبیہ کا فصلہ بھی جلد کر لے گی۔ علاوه ازیں اس سلسلہ میں سعودی حکومت کو ہماری ایک تجویز ہے کہ حج کی ادائیگی کیلئے عمری حد مرتبہ شرکتی جائے کیونکہ بہت سے لوگ اپنی پوری زندگی کی تجویز کردہ رقم حج پر لگادیتے ہیں اور یہ حاضرے میں حج ادا کرتے ہیں۔ سعودی حکومت کو چاہیے کہ 65 سال سے زائد عمر کے افراد کو بھی حج کی اجازت دے تاہم ان کیلئے اسیں اور ہم وسرے لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوں اور ان کیلئے پوشرذہ بڑی لازم قرار دی جائے۔

اطہار رائے کی آزادی کی خلاف قوانین کا لحد

اسلام آباد پاکنگوڈ کے چیف جنسٹ اٹھرمون اللہ نے پیکا آزادی نیشن کے خلاف میڈیا کی مخالفتیوں کی طرف سے دائرہ خواتین منظور کر لیں اور پیکا آزادی نیشن کو خلاف آئیں قرار دیتے ہوئے اسے کا لحد قرار دے دیا۔ چار صفات پر مشتمل فیصلہ میں چیف جنسٹ نے لکھا ہے کہ آزادی نیشن کے آرینگل 19 اور 19 اے کی روح کے مٹا ہے جس کے تحت یہ گئے تمام اقدامات بھی کا لحد کروں گے۔ ان خیالات کا اطہار ایہوں نے بدھ کو وزیر اعلیٰ پاؤں میں سندھ کے ترقیاتی پروگراموں سے بھی دلاتے ہوئے کہا کہ کسی آکوہم اپنی سی شامل کر سکے اور اس کے تحت اسے بنائیں گے۔ ان خیالات کا اطہار ایہوں نے بدھ کو وزیر اعلیٰ پاؤں میں سندھ کے ترقیاتی پروگراموں سے بھی دلاتے ہوئے کہ کسی آکوہم اپنی سی شامل کر سکے اور اس کے تحت اسے بنائیں گے۔ ان خیالات کا اطہار ایہوں نے بدھ کو وزیر اعلیٰ پاؤں میں سندھ کے ترقیاتی پروگراموں سے بھی دلاتے ہوئے کہ کسی آکوہم اپنی سی شامل کر سکے اور اس کے تحت اسے بنائیں گے۔ وزیر اعلیٰ سندھ کے متعلق اہم اجلas کی صادرات کرتے ہوئے کہیے۔ وزیر اعلیٰ سندھ مرادی شاہ نے اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان کے سامنے سندھ کا مقدمہ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے قوانین، کراچی کے 3 اپنالوں کا کنٹرول، پانی کے مسائل، کراچی میں ماس تراہنگ، کراچی کے پانی کے منصوبوں پر وزیر اعظم کو تفصیلی بریفٹ دی۔ وزیر اعظم پاکستان شہزاد شریف سے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آج ہم توٹھوں کو منصب سنجائے کے بعد مرا تاکہ پر حاضری دی اور سندھ کا دورہ کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ 10 اپریل پاکستان کی تاریخ میں بزاداں تھا۔ 10 اپریل کو آئین کی بھوئی اور ایک دناء کی تخت قائم حکومت کا اختتام ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں ساقی حکومت کے خاتمہ پر شادیاں بنے جائے کے بجائے عوام کی خدمت کرنا ہوگی۔ وزیر اعلیٰ سندھ مرادی شاہ نے کہا کہ آئین کے مطابق جس صوبہ سے گیس لٹکے گی اس پر اسی صوبہ کا پہلا حق ہے مگر وفاقی حکومت ڈبلیو اے سی او جی پاکستانی پاکستانی ایسی کی قیمت کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ نے نکتہ داہی گیس دیگر صوبوں کو کر کے گیس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ نے نکتہ داہی گیس دیگر صوبوں کو ملائی کی جا رہی ہے۔ جس کے باعث سندھ میں گیس کی لوڈ شیپنگ کی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد

وزیر اعظم کا دورہ کراچی

وزارت عظیم کا منصب سنجائے کے بعد وزیر اعظم شہزاد شریف میں کی مرتبہ کراچی آئے، ان کے دورہ کا مقصد کراچی اور سندھ کے مسائل سے آگاہی حاصل کرنا تھا۔ ویسے تو ان مسائل کا پر حکومت کو علم ہوتا ہے لیکن ان کے کل میں ہمیشہ سیاسی مصلحتیں آڑے آجاتی ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم پاکستان شہزاد شریف نے کہا ہے کہ ہمیں اس ملک کو خوشحال اور پاکستان بنانا ہے۔ صفتی علاقوں کی بھتی بھی سرکیس ہیں ایں ان کی تغیرات کے اخراجات و فاقہ حکومت اخراجے گی۔ وزیر اعظم نے وزیر اعلیٰ سندھ کو تیغیں دبایی دلاتے ہوئے کہا کہ کسی آکوہم اپنی سی شامل کر سکے اور اس کے تحت اسے بنائیں گے۔ ان خیالات کا اطہار ایہوں نے بدھ کو وزیر اعلیٰ پاؤں میں سندھ کے ترقیاتی پروگراموں سے بھی دلاتے ہوئے کہ کسی آکوہم اپنی سی شامل کر سکے اور اس کے تحت اسے بنائیں گے۔ وزیر اعلیٰ سندھ کے متعلق اہم اجلas کی صادرات کرتے ہوئے کہیے۔ وزیر اعلیٰ سندھ مرادی شاہ نے اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان کے سامنے سندھ کا مقدمہ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے قوانین، کراچی کے 3 اپنالوں کا کنٹرول، پانی کے مسائل، کراچی میں ماس تراہنگ، کراچی کے پانی کے منصوبوں پر وزیر اعظم کو تفصیلی بریفٹ دی۔ وزیر اعظم پاکستان شہزاد شریف سے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آج ہم توٹھوں کو منصب سنجائے کے بعد مرا تاکہ پر حاضری دی اور سندھ کا دورہ کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ 10 اپریل پاکستان کی تاریخ میں بزاداں تھا۔ 10 اپریل کو آئین کی بھوئی اور ایک دناء کی تخت قائم حکومت کا اختتام ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں ساقی حکومت کے خاتمہ پر شادیاں بنے جائے کے بجائے عوام کی خدمت کرنا ہوگی۔ وزیر اعلیٰ سندھ مرادی شاہ نے کہا کہ آئین کے مطابق جس صوبہ سے گیس لٹکے گی اس پر اسی صوبہ کا پہلا حق ہے مگر وفاقی حکومت ڈبلیو اے سی او جی پاکستانی پاکستانی ایسی کی قیمت کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ نے نکتہ داہی گیس دیگر صوبوں کو کر کے گیس کی قیمت کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ نے نکتہ داہی گیس دیگر صوبوں کو ملائی کی جا رہی ہے۔ جس کے باعث سندھ میں گیس کی لوڈ شیپنگ کی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد

خطرناک ترین فعلیتک بھی کچکا جاہا ہے اور اس قصوروار ادارے ہیں تو پہلے یہم بھی نہیں۔ ماحول کی عجائی اور ملک کا بیڑہ عرق کرنے میں ہم گارچی کے آس پاس رہنے والی آبادی آئے روز

کراچی کا سب سے بڑا گاریچ پاؤ انگٹ بھی بلڈریہ ناؤں میں واقع ہے، جہاں ساٹھ تھے، کیا ری، ویسٹ اور بلڈریہ کا کچرالا کر پھینکا جاتا ہے۔ یہاں ایک لمبے عرصے سے اس کچرے کو جلا کر محل کو آلوہدہ کیا جا رہا ہے۔ یہاں اپٹال کا خطرناک ترین فضلہ تک بھی کھینچا جا رہا ہے

ت حق پیار یوں میں بھی جلا ہوتی ہے۔ لیکن
محکم سطح پر اس سلسلے میں آج تک کوئی موثر
قدامات نہیں کیے گئے۔ جب کہ ہونا تو یہ چاہیے تھا
کہ اس مارچ پاٹکوت کو ہر سے باہر نیا جاتا۔ لیکن
فوسی کہ یہ شہر کے اندر اور رہائشیوں کے لئے میں
آج بھی موجود ہے۔



معاہدے فروی طور پر ختم کردیئے چاہئیں۔ پھر ایسے کارخانوں کو بند کر دیا جائیے جو گھروں میں چل رہے ہیں، جن سے ماحول پر اثر پڑ رہے ہیں۔ ہم کشم کے ذریعے ایسے تمام نیشنرڈورک کئے ہیں جن سے ماحول پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ہم پرانے کپڑے، اٹکار منش، جوتے، ٹکلیں، جکٹس اور الیکٹریکس آئندہ پر پابندی تینیں کا سکتے تو کم از کم تعداد میں مٹکوئے کے آڑ کرنے ہوں گے۔ ساتھ ہی ہمیں ایسی مارکیٹیں جاہش کرنی ہوں گی معاہدے کے کرے اپنی ہمیشہ کو زمین میں وہن کرو دیا۔ ہم اسکریپ پو کو اپنی سچکسیں، یا کم از کم ہمیں شائع کرنے کیلئے ایسی مشینیں یا دارمکنی ہوں گی جو ماحول دوست ہوں۔ اور آخر ہمیں خود کو بھی دبالتا ہوگا۔ جب تک ہم اپنے اندر تبدیل نہیں لائیں گے اس وقت تک ہم مزید جاہی کی جانب پرستہ رہیں گے۔ اس سے پہلے کے دری ہو جائے ہمیں اپنے بہتر لئے اتنا ہوگا۔

پاکستان میں ہر چیز کا آسانی سے مل جانا خدا کی ایک نعمت ہے۔ لیکن ہم اپنی کام علی اور جاہیت کے باعث اس نعمت کو زحمت ہے جانے پر تھے ہوئے ہیں۔ ہم نے اپنا سچ سلم جاہ کر دیا۔ ہم نے قائم تباہ کر دیا۔ ہم کی تلقیم کا نظام بیکار پر منتقل کر دیا، ہم نے گھروں کے آگے اپنی برکمکڑی آڑ میں سرکیں اور گھیاں جاہ کر دیں۔ ہمیں سے پہلے در پے ترین کوچک بنا دیا۔ گھر اور کارخانے کا پھر اپنی مردمی



وہ شخص یوں تباکر چلا گیا۔ بینک اسے اس بات کا بالکل تو سیدرنج کی چاہی کا باعث بن رہا تھا۔ مگر زمین کو گندرا کرنے کا کام کرتا ہے۔ داؤں ہی صورتوں میں یہ بھی اندازہ خیس تھا کہ وہ اپنے ذاتی مفہما اور کاروبار کی خاطر پا کستان کو لتنا تھا۔ میں اس طرح اڑانداز ہوتا ہے۔ میں ماحل پر بڑی طرح اڑانداز ہوتا ہے۔ میں نے بلدی میں اس طرح کے کئی کارخانے دیکھے ہیں۔ یہ سب پاکستان میں کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا جواب

میں نے بلدیہ میں اس طرح کے کئی کارخانے دیکھے ہیں جو غیر قانونی طور پر گھروں میں بننے ہوئے ہیں۔ وہاں خراب ایں ہی ذمی میں سے ایکس رے ناچپ کی پلاسٹک شیش جو کسی کام کی نہیں ہوتی، اسے الگ کر کے پھینکنے والا جاتا تھا۔

بہا خراب ایل ہی میں ایکس رے نانچ
بیں مگر اس پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے ہر مغاد
کی پلاسٹک شیش جو کسی کام کی نیبی ہوتی، اسے
پرست اپنے مفادات کی حاضر ملک کو تفصیل
پہنچانے کے محتراہت ہے۔ کل تک جن کے پاس
ڈی کی یادی ہجھوں پلاسٹک سے بھی ہوتی ہے، وہ
بھی کسی کام کی نیبی ہوتی، اسے بھی الگ کر کے
کھیل کر گراؤڈ میں پیچک دیا جاتا ہے۔ جس
کے بعد رات کی تاریکی میں یا تو اسے آگ لگادی
جائی ہے یا پھر یہ پلاسٹک کی شیش سکھل منہ جوڑی
نذر ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ حل جائے تو حوالہ کو اجنبی
چلا جاویں کو اکوہ کو جاری رہا۔ یہاں احتساب کا
زہر یا مواد جاتا ہے، اور اندر جائے تو یہ جائے





ماحولیاتی تبدیلی میں ہمارا کردار



آسائش کا کام دیتے ہیں، تاہم جب یہ ہمارے کسی کام کے نہیں رہتے تو پھر یہ سامان ماحول کو تباہ کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہن جاتا ہے۔ اپنا کمیشن رکھ کر اسے دوسرا گروپ کو ہونپ دیا۔ کراچی سمیت پورے ملک میں اس وقت ایسے اس نے اپنا کمیشن رکھ کر ماڑکت میں لیتی دیا ہے۔ میں کارخانے و جوہد میں آپکے ہیں جو اسکریپ کا کام معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مدت کتنی ہے اور یہ کب

کر رہے ہیں۔ اس کا روپا رے سے جرے ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی۔ دروان گفتگو اس نے جو گروپ اس خراب کمپیوٹر ایپ ناپ کو خریدنے کا اکٹھاف کیے وہ اختیاری چونکا دینے والے تھے۔ اس کام کرے گا۔ پھر وہ اس میں سے کام کی چیزیں شخص کا کہنا تھا کہ سب سے پہلے ہم وہی کے الگ کر کے ہاتی پھر سے مار کر میں فروخت ذریعے استعمال شدہ کمپیوٹر، لیپ تاپ و دیگر کردے گا اور اس میں سے نکلنے والا پلاسٹک جو ایکٹھوں آئندہ کمپیوٹر، لیپ تاپ ایک پر کش کاروبار بننے میں لگا ہوا ہے۔ اس کے ناقابل استعمال ہوتا ہے وہ یاتوصیات کی تاریکی میں بعد اس کاروبار سے جرے دوسرے لوگ اس جلا دیا جائے گا۔ اپنے کمیشن کسی کرواؤ نہیں کر کر اپنے کچھ انسان کو فروخت کرتے ہیں۔ تیسرا گروپ اسی میں پھیلک دیا جائے گا۔ ہمارا کام بھی ہو گیا اور اس سامان کو داہل لانے کا کام کرتا ہے۔ اس کی مثال سے جرے لوگوں کا کام بھی ہو گیا۔

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ درحقیقت لوگ ایک وقت تھا کہ پھرے کی کوئی قیمت نہیں تھی۔ ہر گھر سے صحیح افس باتے ہوئے کوئی ایک شخص پسند کرتے ہیں، جس کی وجہ صرف ڈال کانا ہوتا ہے۔ اس کے بعد استعمال شدہ ایکٹھوں آئندہ جو گرونوں کے کام نہیں رہتے وہ بھی کافی عرصے ہم نے ترقی کی اور زیادہ تعلیم حاصل کری۔ اس کے بعد آن ہمارا جہاں دل کرتا ہے، ہم وہاں کچھ ایکٹھوں آئندہ جو نیز میں کمپیوٹر، لیپ تاپ، مختلف اسکریپ، ہموالیں فونز، فرنچ، ایسی، ڈرم کرکر زاوٹی کچھنے لگتے ہیں۔ یہ یہ صورت حال آج کل ہمارے وطن عزیز کی نی ہوئی ہے۔ پہلے ایک میں جو سب سے زیادہ کچھرا آبہا ہے وہ جیمن کی

محمد عارف سعید

پاکستان میں ہر چیز کا با آسانی سے مل جانا خدا کی ایک نعمت ہے۔ لیکن ہم اپنی کم عملی اور جاہلیت کے باعث اس نعمت کو محنت بنا نے پرستے ہوئے ہیں۔ ہم نے اپنا سب کچھ تباہ کر دیا۔ ہم نے تعلیم تباہ کر دی، ہم نے سیوریٹی سسٹم تباہ کر دی، ہم نے پانی کی تقطیم کا نظام بیکھر پر خلل کر دیا، ہم نے گرونوں کے آگے اسپیڈ بریکر زکی آٹی میں سروکیں اور گلیاں تباہ کر دیں

مخصوص تقدیمی جو بہت کم کچھ را پاکستان میں پھیلانے کرنی تھی، لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ جس کا جو دل کرتا ہے وہ اپنا کچھ را پاکستان میں پھیل کر ہم اگر خود کریں تو یہ سارا اپکرا، جسے ہمارا پانی آئندہ کا سامان کہیں ہے، دراصل ایک پر کش کاروبار بننے میں لگا ہوا ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ انداز کے کپڑے، جو تھے، ہمچین آتی ہیں۔ یہاں تک تبات بھیش نکلنے والا نہ کرتا اور ناقابل استعمال پلاسٹک جہاں انسان کیسے خرناک ہے وہیں ماحول کیسے بھی زہر اٹھ گا، رعنی سبک پاکستان میں پھیلے جا رہے ہیں،



تیسرا جنگ عظیم کا خطرہ؟

بلاک کا حصہ ہو گا اور پاکستان اور افغانستان کو اس جنگ کے ظاهری اسباب کچھ بھی ہوں، یہ بیان میں اہمیت حاصل ہوگی۔ ان دونوں ملکوں بیان پر اپنا چہرہ راست قائم کرنے کی جگہ پڑھنے کی بھروسہ صلاحیت ہے۔ پاکستان ائمیں قوت ہے جس نے اس کی اہمیت پڑھادی ہے۔ امریکہ کی مدد سے تکست کمالی طالبان نے روں کو بھی کس کی مدد سے تکست دی تھی اور امریکہ کو پاکستان میں تجارت کو کمی موافق ہیں، روں ان سے فائدہ اٹھائے گا اور پاکستان کو بھی اس کے شراث حاصل ہوں گے۔

تکست کے بعد امریکہ کی اور ملک سے جنگ کرنے یا اس کے معاملات میں غل دینے کے قابل ہیں رہا۔ امریکہ پر پارکا نائل عملی طور پر تو واسخ ہے۔ امریکے نے یوکرین کو اپنے مفادات کی سمجھیت پڑھادیا ہے۔ روں کو جہڑا کا کرمل کروانا تھا کروادیا۔ امریکہ اور اس کے تاخادیوں نے دنیا اور خود اس کا تاخادی سے کام لیا اور روں کو آگے کر دیا ہوئے یہ دورہ کرتا الگا ہوا ہے۔ ایسا لگتا ہے یہ پر یہ ثابت کر دے گا کہ اب دنیا پر میرا راجح ہے دوسرے روں کی ذمیانہ تھا۔ دروس یہ جانشینی تھی اس کے سامنے امریکہ کا کوئی تاخادی یا امریکہ کاب روں کے سامنے نہیں لگ کرنا۔

اس جنگ کو تیسرا جنگ عظیم کی جانب پر دھتندہ قرار دیا جا رہا ہے لیکن اسی میں ہو گا۔ یہ جنگ پشت پناہی کی وجہ سے روں سے معاملات سدھارنے کی کوشش کی جائے اسے دیکھا دیتا رہا۔ یوکرین میں جاری اس یک طرف زخم کی ایک وجہ ایسی پوچھتم کہ اس اور دوسری وجہ امریکہ کی قارہ ریاضی کی وجہ سے روں سے معاملات میں ہوں گے۔ اس جنگ کے بعد دنیا پر اس میں شامل اور اس کے تاخادیوں کا ہو گا جس میں اسرائیل اور بھارت بھی شامل ہوں گے۔ ظاہری طور پر سعودی عرب بھی اسرائیل اور خلیجی ممالک کی دوستی کے کوشش کرنا ہوگی، ایمیں جنگ کا خطرہ بھی دنیا پر سبب اسی بلاک کا حصہ بنتا نظر آ رہا ہے۔ دوسرا منڈلا رہا ہے، اس کے اسباب بھی فتحم کرنا ہوں گے، یہ اقدام انسانیت کی پاکیلے انتہائی اہم ہے۔

امریکی صدر مسلسل دے رہے ہیں جن کی اہمیت

مجھے جنگ کیلئے اسلحہ دنکار ہے بھائیت کیلئے جہاز گیز ہیں جن کے سوا بچھنیں۔ یوکرین کے صدر نہیں۔ یہ الفاظ یوکرین کے صدر نے اس وقت ادا پڑھنے کی وجہ سے کہ امریکہ روں کو بدھ شیری نہ دے، اب انہیں روں سے لازم کیلئے تباہ چھوڑ دیا گی، امریکہ سیست کوئی عالمی طاقت مدد اور ہم نہیں سے بھائیت کیلئے پیش کی۔ یہ ان کی ڈلن سے محبت کا منہ بولتا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ تاریخ میں کر رہی۔

زندہ رہجے ہیں لیکن دنیا میں رہنے کے لئے داشمنی بھی ضروری ہے۔ روں اور یوکرین میں جنگ پوری شدت سے جاری ہے۔ حال و میتاب اعداد مثابر کے مطابق 140 سے زائد فرادی ہلاکتوں اور سینکروں رخی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ روچ کی جانب سے یوکرائن کے فوجی کیلئے میدان میان میں اتنا اور اکیلے چھوڑ دیا۔ جن ممالک نے یوکرین پر دماد ڈال کر اس کا ائمی پروگرام فتحم کرایا تھا وہ اسکا ساتھ دینے سے اکاری ہیں۔ یوکرین اتنا تباہ کیجھ تھا کہ امریکہ کی پشت پناہی کی وجہ سے روں سے معاملات سدھارنے کی کوشش کی جائے اسے دیکھا دیتا سے مذاکرات پر آمدی ٹاہر کر دی ہے۔ دوسری جانب دنیا بھر کے لوگ سو شل میڈیا پر اس جنگ کی مخالفت کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ یوکرین کو اس جنگ کی وجہ سے کوئی تعلق نہیں۔

یوکرین کو اس جنگ کیلئے پسورت کرنے کے بلدوں پر لیکن کرنا تھا۔ اب یوکرین کو یہ لیکن دلایا جا رہا ہے کہ اس معاملے کو اقوام تحریر کے پلیٹ فارم پر حل کرایا جائے گا۔ گستاخی مخالف لیکن اقوام تحریر نے کشیر کیلئے کیا کریا؟ قلعہ لین کیلئے کیا کریا؟ افغانستان کیلئے کیا کریا؟ عراق کیلئے کیا کیا....؟

بجک سے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی، لیکن پاٹن
نے پھر بھی یوکرین پر حملہ کر دیا۔
دیکھا جائے تو یہ روس کی آدمی سے زیادہ دنیا کے
ساتھ جنگ ہے۔ یہ ہاتھیوں کی لڑائی ہے۔ پر پ
سمیت دنیا کے زیادہ تر ممالک یوکرین کے ساتھ
کھڑے ہیں لیکن ہاتھیوں کی اس لڑائی میں ہم
کہاں کھڑے ہیں؟

میں اس موقع پر جب روس نے یوکرین پر حملہ کیا
پاٹانی و زیر اعظم روس میں موجود تھے۔ مجھے
افسر ہے کہ اس سارے معاملے میں ہمیں فریق
بشنی کی ضرورت تھی؟

امریکا، برطانیہ اور سارا یورپ جہاں پاکستانیوں کی
ایک بڑی تعداد پر ہائی پور ہے، وہ پاکستان کے
اس اقدام کو اس نظر سے دیکھیں گے؟ ہم دنیا بھر کو
کیا بیان دیجے چاہے ہیں؟

روس اور یوکرین میں تو شاید پاکستانی آئے میں
تمکن کے برابر بھی نہیں ہوں گے۔ یورپ،
برطانیہ، امریکا سمیت باقی ممالک میں موجود
پاکستانیوں (جو ایک بڑی تعداد ہے) کو اس
لئے سے دیکھا جائے گا؟
وہاں ان کیلئے کیا ملکات پیدا ہو سکتی ہیں؟ بزر
وہاں ان کیلئے کیا ملکات پیدا ہو سکتی ہیں؟ بزر
پاپیوں کیلئے کہاں کہاں کے دروازے ہر یونیورسٹی
ہو سکتے ہیں؟ یہ وہون ملک معمم پاکستانی، جن کا بھیجا
گیا زیر معاہدہ ہو جاس بدترین معماشی صورتحال میں
خود ہماران خان کے طلاقی ایک بڑا کشندی یوشن اور
ڈھارس ہے ان کیلئے اور کیا کیا نئے چیزوں پیدا
ہو سکتے ہیں؟ کیا ایک بار بھی ہاتھیوں کی لڑائی میں
فریق بنے وقت وہ ریاضت عالم ہماران خان نے سوچا؟
مجھے نہیں لگتا یورپ اور باقی دنیا پاٹانی کو اتنا
آسانی سے بھول جائے گی یا انداز کر دے گی کہ
جس وقت ساری دنیا کے سخت کرنے کے باوجود
روس نے یوکرین پر حملہ کیا پاکستانی و زیر اعظم روس
میں موجود تھے۔

ہم تو پریس میں ہیں لیکن دہانیں میں موجود
لوگوں سے بوتھی ہوئے ہے روزگاری اور اپنا
ہمکاری کے بارے سنتے ہیں تو انداز ہوتا ہے کہ
وہاں ایک عام ایامہ اندازان کا جیسا کتابخانہ پھر ہے۔
اور اب ڈربے کے ہاتھیوں کی اس لڑائی میں فریق
بننے کی پاداش میں ایسے اساب پیدا کر دے گے
ہیں کہ پاٹانی ٹھانی روگا کیلئے دوسرے ممالک
کا رخ بھی نہ کیں۔

☆☆☆



روس یوکرین جنگ: یورپ میں مقیم پاکستانیوں کا مستقبل؟



اُن چاہتے ہیں، بجک سے متاثر ہے زیادہ
عام لوگ ہوں گے، میں نے صدر پُٹن کو فون بھی کیا
لیکن جواب میں خاموش تھی۔
لیکن جھنگے ہنگامی اجلاس میں اقوام عالم نے مجھی
ساری دنیا اس بجک کے خلاف ہے۔ میں بھر کوہوں
خخت سے خٹ رکھیں اور پاپنڈیوں کا عنڈیہ دیا۔
روس کا کہنا ہے کہ صرف فوئی تھیات اور فوئی
علاقوں کو ہی نشانہ بنا لیا گیا ہے، لیکن دنیا بھر کا میدیا
چیز چیز کر یوکرین سے آئے والی خون اور گرواؤ
تساویر کا حوالہ دے رہا ہے جس میں یوکرینی عالم
حملے کے بعد وہ نہیں اور پاڑو دیں کہیں بھاگتے

ہے زائد کے ردی اٹاٹے تمہر کردے ہیں۔
اس ہواں سے جھرات کی شام ہی اقوام تھدہ کے
بانے گئے ہنگامی اجلاس میں تو امنا زادہ ہوتا ہے کہ
روس کی اس بھت دھڑی اور جارحیت کے خلاف
خخت سے خٹ رکھیں اور پاپنڈیوں کا عنڈیہ دیا۔
روس کا کہنا ہے کہ صرف فوئی تھیات اور فوئی
علاقوں کو ہی نشانہ بنا لیا گیا ہے، لیکن دنیا بھر کا میدیا
کرتے ہوئے ایسٹ سے ایسٹ بھاگ دے، عالم
میں خوف وہ راس پھیلا دے اور برسوں کی ترقی کو
آگ اور پاڑو کے دھوں میں اڑا دے۔ وہ بھی



ٹریک حادثات، وجہات اور سد باب

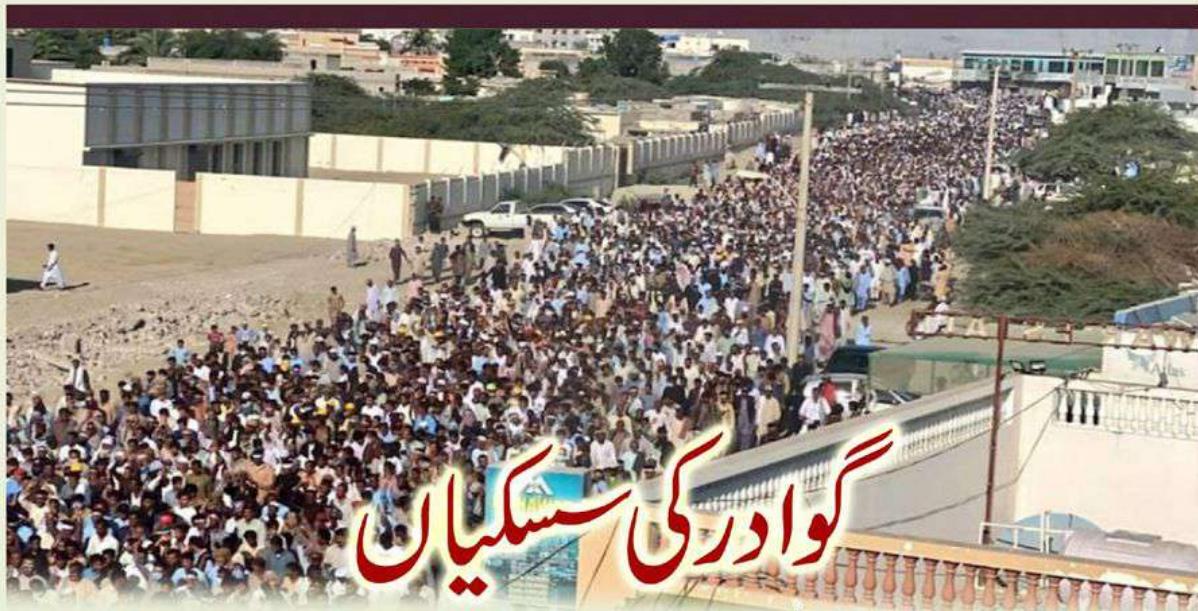
اس کے علاوہ موڑ سائکل رکش کے اکثر ڈرایور ہے۔ اگر ٹریک قوانین کی خلاف ورزی کے نتایج اور آموز ہوتے ہیں جن کے پاس مرکب افراد اور اوقیانوسی اور اسی کی روشن اختیاری رکشوں، موڑ سائکلوں وغیرہ کا سلیاب بھی پرستا نظر جائے تو ٹریک حادثات کی شرح میں کمی ہونے چاہئے۔ اسی طرح ٹریک قوانین سے علمی کے باعث وہ ناصرف اپنی بلند ہے۔

دوسروں کی زندگی بھی داد پر لگادیتے ہیں جبکہ بہت ٹریک قوانین پر عمل درآمد کو قیمتی بناتا حکومت کی ذمہ داری ہے، اس کے لئے بخشنہ بائی ویز ایڈ مور بریکر زبانا کر ٹریک حادثات کا باعث بنتے ہیں۔ وے پلیس، ٹریک پولیس اور مختلف حکام کو اپنی کرشم گاڑیوں کے ڈرایور حفاظت تو میں رہنے والے ڈمدادیاں پوری کرنا چاہیے، اس کے لئے صرف وے پر طیار دے بڑا تھا ہیں، اکثر بکھار گیا ہے کہ وہ سرکوں پر چھوٹی سواریوں کا بالکل خیال نہیں ساختہ کچھ جامع اقدامات کی بھی ضرورت ہے تاکہ کرتے۔ اکثر اوقات ترک، بسوں کی رسیں اور روز بیٹھنی کو قیمتی بنا کر حادثات کی شرح میں خاطر خواہ کی الائی چاہکے۔ جبکہ بخشنہ ایڈن گاڑی چلانے پر ہے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں ایجاد ہونے والا ختن سرماں، اور کم عمر بچوں کے والدین کو بھی سرا موڑ سائکل لوڈر کرشمہ بڑی سطح پر حادثات کا باعث بن رہا ہے جو کہ درود سے آتے ہوئے موڑ سائکل ڈرایوروں کی حصہ بھی ہو سکے۔ ٹریک سے تعلق ہی معلوم ہوتا ہے خصوصیات کے وقت تو اس کے شعبوں کی بیانی کے لئے اسے ایڈن میں ٹریک قوانین پیچھے سامان والاحصاء و نظری نہیں آتی۔ مارکیٹوں میں روکے اطراف موجود تباہیز تجویزات اور مستقبل میں ٹریک حادثات سے بچانا چاہکے۔

ٹریک حادثات سے بچاؤ کے لیے حکومت اقدامات کے علاوہ عام شہریوں کو بھی اپنی ذمہ داری کا ہے۔ اس کرتے ہوئے ٹریک قوانین کی قانون سازی، احسان کرتے ہوئے ٹریک قوانین کی پامداری، ترقی یافتہ مالک روز بیٹھنی کی قانون سازی، اور گاڑیاں دوڑاتے نظر آتے ہیں، وہ پر جوش روز یعنی کی وجہ سے ٹریک قوانین کی پامداری نہیں کرتے اور ٹریک علامات اور اصولوں کو نظر انداز کاڑیوں کو محظوظ بنا کر ٹریک حادثات میں نمایاں کرو داردا کرنا چاہیے، اپنے سفر کا آغاز منسون دعا کی لاٹکے ہیں لیکن ہمارے ملک میں روز بیٹھنی کے سے کرنا چاہیے اور دو ران سنر جلد بازی سے چند قوانین موجود ہیں لیکن ان سے تعلق پہلے ہوتے، اور ان میں موجود تحریک رقابری سے گاڑی آگاہی اور پھر کمل عملدرآمد کروانے کی ضرورت پہل افراد کا خیال رکھنا چاہیے۔

رانا ایگز
بڑھتی آبادی کیسا تھا سڑکوں پر گاڑیوں، بسوں، رکشوں کا استعمال شامل ہے۔ لیکن ایک اندازے کے مطابق ان میں سب سے اہم ہے ٹریک حادثات کرنے والوں کا جلد باز رہی ہے۔ 80 سے 90 فیصد ٹریک حادثات تحریک رقابری کے غیر مختار روئے سے لوگ اپنے گھر وون کے سامنے غیر معابری سیدھے ہے۔ ہمارا مقدرہ ہے کہ یہ میں سالانہ 35 سے 40 ہزار افراد ٹریک حادثات کی مذہب ہو جاتے ہیں، بیشہ کیلئے محفوظ ہو جانے والے لاکھوں افراد اور ملک کو سالانہ اربوں روپے کا معاٹی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ صرف صوبہ پنجاب کی سڑکوں پر روزانہ اوس طاہر 750 ٹریک حادثات ہوتے ہیں جن میں ہر روز اوس طاہر 19 افراد جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ ان حادثات کی وجہات کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو ان میں ٹریک قوانین سے عدم اقتیاد و عدم پامداری، تحریک رقابری اور بنا فیض کے سڑکوں پر دوڑنی گاڑیوں جیسے عوامل سرفہرست ہیں۔ پیشتر ٹریک حادثات کے پیچھے عموماً انسانی غلطی کا فرمہ ہوتی ہے جس پر تحریکی ای احتیاط سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ ٹریک حادثات کی وجہات کے جائزے کیسا تھا حکومتی سطح پر ٹریک حادثات کی شرح میں کی کے لئے کے گئے اقدامات میں معادلات کرنا چاہئے تاکہ قیمتی انسانی جانوں کا تحفظ یقینی ہیا جاسکے۔ ٹریک حادثات کی دیگر بڑی وجہات میں سڑکوں کی خست حالی، اور لوڈنگ، ون وے کی خلاف ورزی، اور ٹریک، اسراہ، توڑنا، غیر تربیت یافتہ ڈرایورز، ووران ڈرایورز موبائل فون کا استعمال، بغیری میں بخشنہ ایڈن کے

گوادر کی سکیاں



بے، اس سوانحی کی وجہ وہ محرومیاں ہیں جو حق کا ہے۔ دہان کے احتجاج میں جان اس لئے پیدا ہوئی کمان کو ایکسر تہجان مل گیا ہے۔ مولانا ہادیت مسئلہ ہے جس نے اسلام آباد سے پینگنٹنک کو بلکر الرحمان بلوچ کی آواز پر لیک کھدرا ہے جس کے دیا ہے۔ انسانوں کے اس سمندر کو ایک "مولوی" ہیڈ کر رہا ہے جس نے وہ کر دکھایا ہے ہے، اگر قیامت پر ایسا ذہنک کائیں رہ جائے تو جو 11 جماعتیں پر مشتمل پی ڈی ایم تین سالوں ملک کے سائل مل ہو جائیں۔ مولانا ہادیت سے نہیں کر کری۔ بات واضح ہے جہاں بات عام الرحمان بلوچ خود ایک نامی گیر ہے، وہ انہیں مل کے حقوق کی آتی ہے تو عوام مولانا ہادیت الرحمان سے ہے۔ اس نے لوگ اس کے ساتھ ہجڑہ بلوچ کو بھی لیڈر رمان کر پیچھے پیچھے جل پڑتے ہیں۔ اگر لیڈر ان ہی میں سے ہوتا ہوئے پہاگہ دہان کے عوام کوی پیک منصوبوں کے خواہی سے ہو جاتا ہے۔ مقامی لوگ فرش ثرا رہا فیسا سے

اظہر تحریک
زمین کے اندر جہاں جہاں فالک لائزپائی جاتی خود انسانوں کے پیدا کردہ ہوتے ہیں، یہ زلزلے بھی اپنے پیچھے اپنے اثرات پھجوڑ جاتے



کبھی کم ہوتے ہیں، کبھی کبھار پر یک مرکیل پر اپنی بیان، بلوچستان کی سرزمین پر بھی ایسے زلزلے آتے شدت زیادہ طاہر کرتے ہیں تو کبھی، کبھی کم۔ زیادہ جن کے آفرشک آج تک جھوٹے کے جاربے شدت کا زلزلہ جاتی کبھی زیادہ پھیلاتا ہے، زلزلہ زدہ ہیں۔ ایک فوچی آمر کے دور میں ڈیرہ ہٹی کے علاقے سکون میں نہیں رہتے، آفرشکس آتے پہاڑوں میں آنکھا دل رکھ لے سب کچھ بد کر رکھ گیا رہتے رہتے ہیں، ان آفرشکس کی جگہ سے زمین پر یعنی والے جاندار خوف میں جھکاڑتے ہیں، ان کو ہر وقت خوف رہتا ہے کہ اب آیا کہ جب آیا کے متعدد ساتھی نامعلوم غاروں میں دفن ہو گئے، ماں کا روائی میں حصہ لینے والے افسر تھاتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ سے وہ لوگ بھی ہے، دہان آئڑ زلزلے آتے رہتے ہیں، 1935ء میں سب سے خوفناک زلزلہ آیا تھا جس نے بہت مارے گئے جو ہماری مدد کرتے تھے۔ اس آپنی تھاں پچائی تھی ممالی میں زیرات کی زمین بھی تحریر تھی جس نے زمین کے اور سب جیزیں ملیاں میت کر دی تھیں۔

زمین کے اندر آنے والے زلزلے تو قدرتی ہوتے ہیں، جسے زلزلہ تو نہیں سوانحی کا نام دیا جائے گا۔

وزیر اعظم عمران خان کے تین سالوں میں 47 نیم تالاں ہیں۔ اصل انشور چار ہیں۔ ایک تو شارما فیا ملکی دوروں پر کتنا پیدا خرچ ہوا؟ انتیلیات سامنے آ کرو کتا ہے، تاریخ ما فیا میں سنده اور بلوچستان کی گھنیں با اثر شخصیات شامل ہیں۔ وہ د صرف مچھلیوں کا گوار کے مسائل ایک عرصہ سے ہیں، وہ اس پر صفائی کر رہے ہیں بلکہ سمندری بحاثات کو بھی بر باد کر رہے ہیں لیکن اس سے پہلے کی نئے اس کا بات کر رہے ہیں لیکن اس کا مسئلہ دوپٹت نہیں یا۔ ملکی گیری نہیں ان کا مسئلہ دوپٹت ہے، یہ اس (باقی صفحہ 23 پر ملاحظہ رہا ہے)

وائے حکم دیا ہے کہ کوئی شخص اپنے ہاتھوں سے پانی
جان کو بلاکٹ میں نہ لے۔ سگریٹ نوٹی سیٹ
کوئی بھی انسٹریکٹ کسی عرض میں جائز نہیں ہے۔ میں
دینے جانے والے سگریٹ کے بٹ، عالم پکھرا نہیں
بلکہ یہ زیر یارے فضلے میں شارکے جاتے ہیں جو
نے اس تحریر کے آغاز میں جن دو و متوں کا ذکر
کیا تھا، انہیں نئے کی اتھاں جائے گی؟ دراصل
زندگی دوں دوست میں سڑی میدیا اور سوش میڈیا
بہت سے پرنسپے اور جاندار نہیں کھا کر موت کے
ہندسیں بھی تھیں جاتے ہیں۔

پرڈا میونسپلیٹ کی ایجادی گی اور سگریٹ میں نیکوں
دوں میں سے گول گول پھلے بننا کو ظراحتاً چاہتے
ہیں۔ اکی اندازے کے مطابق تباہ کی صنعت 20
کوکم اقصان دو صنعتیں چھوڑنے یا تبدیل کرنے
لائھن ٹھوں فضلے پیدا کرتی ہے جس میں سے تن
لئے دواموں میں پکام اس قدر مہماں سے
ہو رہا ہے اور اس غیر محسوس طریقے سے سگریٹ کی
شہریتی ہوئی ہے کہ اس کو مجھے کیلئے بھی ایک ہر ہفتہ
کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات ایسے بے ساختہ
ڈالیا جاتا ہے ہیں جن سے تجویز کو تباہ کو
نوٹی کا پیام تو چلا جاتا ہے لیکن اشتہار کی یہ
لائھن کچرا ایسا ہے جس کو دوبارہ استعمال نہیں کیا جائے
سکتا، یہ صنعت دو لائھن فضلے پیدا کرتی ہے۔
علاءے کرام بھی اس بات پر حقیقیں کی دین اسلام
آتی ہے ”سن، تمہیں تو پاہے نا، اب تو میں
وھوئیں میں دوبارہ تباہوں“

☆☆☆

ترقی ہورتی ہے مقامی آبادی کو بہت کم حوصل پارہا
ہے، ماہی کیروں کو سمندر میں جانے کیلئے راستہ
نہیں مل ہو رہا، جگد جگد پر رکاوٹیں لکھ دی گئی ہیں
۔ شاہراہیں نہ اتے وقت ان کو راستے دینے کا وعدہ
کیا گی تھا جو پورا نہیں ہوا، وزیر اعظم ان کو راستہ
دے دیں۔

گوارد کی دیوار کیا یہ طرف فائیٹ سارہ ہوئی
ہیں، جہاں زندگی کی ہر کیوں ملتی ہے، دوسری
جانب پینے کے پانی کا مسئلہ ہے۔ ترقی کا یہ نظام نو
آبادیاتی ہے۔ اس کی تبدیلی کی ضرورت
ہے، یاد رکھ کے پرانے باریوں کے قبرستان جا کر
مع شہر نہیں بسائے جائستے، پرانے لوگوں کی
قبروں پر جدید شہر بسائیجی لئے جائیں تو وہ دیر
پانیں ہوتے۔ کسی کو دیوار سے لکھا مسئلے کا حل نہیں
ہوتا، بشرقی پاکستان کو دیوار کے ساتھ گایا گیا تو وہ
بکھر دیں ہیں گیا، وہ آج ترقی کر کے معاشر میدان
میں ہمیں مات دے چکا۔ ریاست کی اس طاقت
عوام ہیں، ریاست اپنے پچوں کا خیال نہیں رکھے
گی تو زیزوں اور طوفانوں کا سامنا کرتی رہے گی
۔ ابھی وقت ہے فالٹ لائنز کو لوزلزہ بننے سے روکا
جائے۔

﴿﴾

مطلب ہے کہ ۹۰۹۰ ارب ماقص کی تبلیغ
استعمال کرتے ہیں۔ سگریٹ پینے کے بعد بچک
فیصلہ بھی کیا ہے۔ پورے لکھ میں حکومت کے
اس فیصلے کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے جس سے تباہ کو
محکم رسانی کم ہو جائے گی اور سگریٹ میں نیکوں
کی سٹھن مدد ہو جائے گی۔ اتنا گویے خود رہی کے
پروفسر جیہیٹ کب کا خیال ہے، اس سے لوگوں
ایک اندازے کے مطابق تباہ کی صنعت 20
کوکم اقصان دو صنعتیں چھوڑنے یا تبدیل کرنے

لخت سے چانے کیلئے موڑ اقدامات مزید بہتر اور
تجزیہ کرنے ہوں گے۔

نوجوان نسل کو تباہ کو نوٹی بھیزے زہر سے بچانے کی
کوشش میں معروف اور کرویکٹ بڑست سے
شکل طیب نے کہا کہ کوئی ایک شخص اس میں
زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ اتنی جیخی،
اخیرات اور سوش میڈیا اس میں بہت اہم کردار
ادا کر سکتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں بھی اگاہی
مہماں شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ میڈیا
صرف کا ہری محنت کا ہی نہیں بلکہ دماغی محنت کا ہمیجی
پار ہاتھا۔ بچوں میں تباہ کو نوٹی کے سماںی زندگی
پر فتنی اثرات اجاگر کئے جائیں اور محنت مدد زندگی
کے پار سے میں ہم چالائی جائے۔ اسی طرح والدین
کا کردار بھی بہت مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر ہم بات کریں دو مگر مالک کی تو تازہ، ترین
رپورٹ یہ ہے کہ بیوی زندگی کے اینی اگلی نسل کو
تمباہ کو نوٹی سے بچانے کیلئے اس کی فروخت پر
پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ تباہ کو نوٹی
کیا جائے۔ حکومتی فیصلے کے مطابق صرف پاکستان
میں دو کروڑ تباہ کو نوٹی کرتے ہیں، اس کا
بعد پیدا ہونے والا کوئی بھی شخص اپنی زندگی میں

تمباہ کوی صنعت 20 لاکھن ٹھوں فضلے پیدا کرتی ہے جس میں سے تین لاکھن کچرا ایسا ہے
جس کو دوبارہ استعمال نہیں کیا جاسکتا، یہ صنعت دو لاکھن فضلے پیدا کرتی ہے۔ علاۓ کرام
بھی اس بات پر حقیقیں کی دین اسلام میں سگریٹ سمیت کسی بھی نئے کی اجازت نہیں ہے
میں مد لئے گی اور جو جانوں کے ٹوکون کے عادی
ہونے کا امکان بہت کم ہو جائے گا۔

اس وقت ایک اور اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ سگریٹ
بدلات خود بھی جاولائی آلوگی کا باعث بن رہے
کیا جائے۔ حکومتی فیصلے کے مطابق صرف پاکستان
میں دو کروڑ تباہ کو نوٹی کرتے ہیں، اس کا

لبقیہ: گوارد کی سکیاں

لئے نہیں حل ہو پارہا کہ وہاں نیکری رہا ہے اس
مسئلے کوی شخص کا ہے، بلوچ قوم غیرت مند
میں بھی بڑی سیاہی شخصیت حصہ دار ہیں۔
ایران سے ہر جے چار اضلاع کے روزگار کا مسئلہ
بھی اپنی جگہ
ہے، جس کی بچلیں
ایران سے آتی
ہے، یہاں کے
رہنے والوں کا
ذریعہ معاش روک
دیا گیا ہے، بارڈ
کی سٹکنگ میں
وہاں کے
سیاستدان
ادارے شامل ہیں
۔ بھتی جگہ میں سب

باقی دھو رہے ہیں
۔ مظاہرین کا گلہ ہے کہ پوشن صرف بھتے لئے
ولڈ کپ میں بھارت کو ٹکست دینے والے
اعظم کو ان سے ہمدردی ہے تو وہ ایک فہرست
چھاپ دیں کہ وہاں کی بارش کا فیصلہ
کیے ہوئی ہیں۔ مظاہرین کا مطالبہ ہے کہ بھتے
اور کاغذی کارروائی کے نام پر جو کشتیاں، گاڑیاں
پکڑی گئی ہیں ان کو چھوڑا جائے۔ سب سے ہیا
سکل کا بھی نوش لیاں کا متیجا چھانیں رہا۔ وزیر
اعظم کو ان سے ہمدردی ہے تو وہ ایک فہرست
پاکستانی محلائیوں پر اعمالات کی بارش کا فیصلہ
ہوئی ہیں؟ بڑے بڑے پردہ نیشنوں کے نام شامل
کے لوگوں کو اس کے فائدے میں شامل نہ کریں تو



امریکا میں کی جانے والی ایک تحقیق کے مطابق ہے، جن
لوگوں کے والدین سیگریت پیٹے ہیں، وہ اس لست
میں جلدی پڑ جاتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ جی
نسی کو بچانے کے لئے والدین کو بھی فونی طور پر
سیگریت نوشی ترک کرنا ہو گی۔ تحقیق کاروں کا کہنا
ہے کہ بر سال ایک لاکھ غیر سیگریت نوش افراد کی



نوجوانوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔
اقوام مختلف خود کہتی ہے کہ اگر سالانہ مسکریت کی
قیمت 30 فیصد پر عالیٰ جائے تو اس پر کم گاڈیا
جائے تو 10 فیصد استعمال خود کو کم ہو جائے گا۔
تو انہیں پر موثر عملدرآمد کرنا وقت کی اہم ترین
ضرورت ہے۔ وزیر اعظم عمران خان نے بڑے
بڑے مافیا زار کرنی ہے جو قابل قدر ہے لیکن اس
مافیا کے خلاف بھی وہ باہر نکلیں، تو جوان ان کے
ساتھ ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ وہ
اپنے مستقبل اور اپنے والدین کا خیال رکھیں۔
شارق خان کے مطابق محلی مسکریت پیچا بھی
قانوناً ہر چیز ہے کوئی کھلی مسکریت زیادہ تر پہنچے
خریدتے ہیں۔ ان کے پاس عموماً مسکریت کا پورا پورا
پیکٹ خریدنے کے پیسے نہیں ہوتے اور یہ پیکٹ کھر
اور اونوں سے چھپا کر بھی برا منسلک ہوتا ہے، اس لیے
بچوں کا کام سمجھا گا۔

سندھی تاتی ہے کہ جوچھے یا لکا ایک بار سوکر بنتا ہے، ایک طرح سے وہ سنگی محبر اس لئے کاکار ہو جاتا ہے۔ والدین اپنے نظر میں کچھ بھی جس سکول یا کالج چاتا ہے اس کے ارد گرد سکریٹ کی دکانیں تو موجود نہیں، اگر تین تو فوراً قریبی تھانے میں اطلاع دیں۔ عوای ثقات پر لوگ سگریٹ پیتے نہر آئیں وہ انہیں بڑی سے منع کریں۔ اس عینین مسئلے پر کام کرنے والے ماہر عرفان خان کہتے ہیں کہ بچوں اور بڑوں میں شعور اجاگر کرنے میں سوش میڈیا یا بہت پیاری اور اہم کروار ادا کر سکتا ہے۔ میڈیا پر عوام یقین کرتیں، اسی لئے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آگاہی پیدا کرنے میں مزید کام کرے۔

معنی ہے۔ ایک اہم سکشن وہ کے مطابق کسی بھی سکول، کالج اور اپنی ادارے کے 50 میٹر کے دائرے میں رہنا منوع ہے۔ پوری دنیا اور سگریٹ کی اشہارات ان میں حالت یہ ہے کہ بہر ایوں اور چھوٹی بڑی بب کے راستے میں۔

اٹھات کے بارے میں میں بہت اہم کروار ادا کر ایک دن تک محدود تکیہ کی دادا تو سکس کے دل،

ایک سڑی کے مطابق غریب یا ترقی پذیر مالک
میں ایک اہم سڑک ہے کہ سات سال سے 15
سال کی عمر تک سگریٹ پینے والوں کو سمجھتے ہیں
سے میرے ہیں، اگر وہ انہی ترقی سے عمل ہوا اور
سگریٹ کی قیمت بڑھا دی جائے تو سگریٹ
خریدنے کے لئے پچھل کے پاس پہنچنے ہوں
گے، اور پاکت منی کم ہونے کے باعث وہ اس
لعنت سے بچ سکتا ہے۔

پاکستان میں سی فی ایف کے کی نمائندہ صوفیہ
منصوری پرمادیہ ہیں ان کی کوششیں رنگ لائیں گی
۔ پاکستان میں اچھی پالیسیاں موجود ہیں لیکن ان
پر موثر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ یہ ایک خطرناک
صورت حال ہے، اس وبا پر قابو پانے کے لئے
ریاست کو کپٹا کردار ادا کرنے والوں کو غوچان نسل کو اس
لور پر تباہ کو نوشی جیسے لافت
۔ کروچک کے سی ای اور
حرسال ایک اکھ سخن ہزار
یا اس سے جڑی پیار بیوں
تھیں جار ہے ہیں۔ اس
لیکن نہ کتنا ایسا نسل کے

اور لوں کو استھان کرتا ہے اور فوائد حاصل کرتا ہے۔ اس سلسلے میں عام میں آگاہی ہم کو خیر کر کے حکومت کو بہانا ہو گا کہ تمباکو نوشی کے خلاف سخت قانون سازی کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ڈائٹریکٹ اسلام کے مطابق "تمباکو نوشی کی صنعت سے متعلق افراد حکومت پر وقار و فخر اپنائیں اور

رسوخ استعمال کرتے ہیں اور حکومتی اداروں کو مگرہ
کرتے ہیں تاکہ موثر قانون سازی نہ ہو سکے۔
آزاد ان طور پر کئے گئے ایک جائزے کے طبق
ای سگریٹ تباہ کو نوشی کے مقابلے میں 95 فیصد کم
نقصان دہ سیلکن اس کا یہ مطلب ہے کہ نہیں کہ یہ
کھل کر طور پر خرب سے خالی ہیں۔ ای سگریٹ
میں ماٹن اور بھاپ کے دھونکیں میں بھلے ہی بہت کم
سلیپ پر بکھر جانے طور پر نقصان دہ کیمکل شامل ہو سکتے
ہیں۔ لیکن اس کے جانے والے ایک ابتدائی
مطالعے میں برطانوی سائنسداروں کو پیدہ چلا کہ
بخارات بکھڑوں کی مافتح خلیوں کو تبدیل کر سکتی

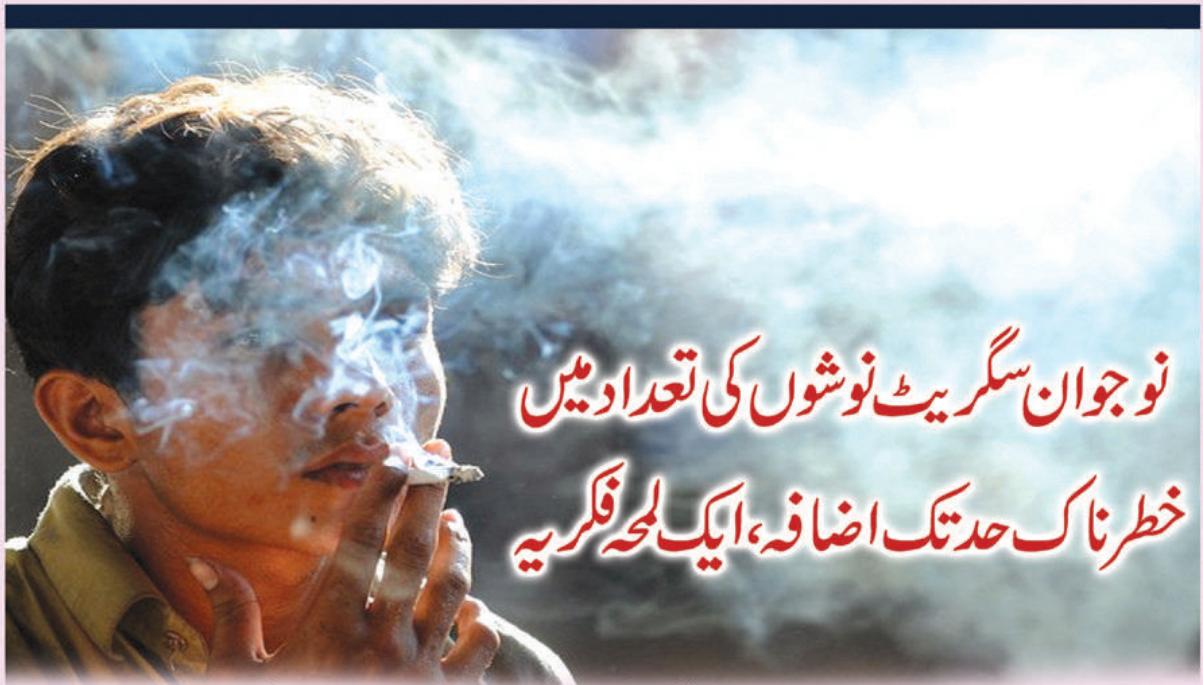
یقیناً تاریخ میں جہاں ہوں گے کہ جب صورت حال اس قدر خراب اور تسلیمیں ہے تو کیا یہاں کوئی قانون موجود ہے؟ آپ کی یہ سچے مظہر پر درست ہے لیکن یہ بات آپ کو حیرت میں ڈال دے گی کہ زندگی کا حق اس سے مختلف ہیں۔ پاکستان میں 2002 میں سگریٹ ٹوٹی کی ممانعت کے لئے قانون منظور کیا گیا تھا مگر اس کے بارے میں عوام میں آگاہی نہ ہونے کے باہر بری۔ پھر 2017 میں بنے والے قانون کے مطابق عوامی مقامات، پیلک رانیوں، تفریحی مقامات اور درفاتر میں سگریٹ تمباکو ٹوٹی نہیں کی جا سکتی۔ قانون کے مطابق اسی طرز سگریٹ کو 85٪ کر

اموات میں سات ایسے افراد کا خاصہ ہو سکتا ہے جو
بچپن میں سگریٹ کے ہوئیں سے متاثر ہوئے
ہوں لیکن خود انہوں نے کہی سگریٹ کو پاٹھجانیں
لگایا۔ امریکا کی ٹکنر سوسائٹی کی اس تحقیق میں
70 ہزار فوج سگریٹ نہ پینے والے مرد اور خواتین
کو شہل کیا گیا تھا۔ سگریٹ نہ پینے والے افراد
کے درمیان میں رہنے والوں کے مقابلہ میں ایسے
افراد، جو سگریٹ کے ہوئیں سے بہرختے دیں یا اس
سے زیادہ بچھتے متاثر ہوئے ہوں، ان کو دل کے
امراض میں جلا جاؤ کر مرنے کے امکانات 27 گنا²
فائی ہونے کے امکانات 23 گنا اور بچپنوں کی
بیماریاں ہونے کے امکانات 42 گنا بڑھ جاتے

سکریٹ کے ساتھ ساتھ یہاں چدیدے برائیوں کا
ڈکر کرنے بھی ضروری ہے۔ رواجی سکریٹ کی جگہ
اب ای سکریٹ نے لے لی ہے۔ اسی کامز اور
ای پرفیس تو کمال کا آئیندہ یار ہیں لیکن ای سکریٹ
برائی کی قدر سے چدیدے تھے۔ ای سکریٹ عام
طور پر گوشن اور پرپلکن گلائیوں کے علاوہ
بزریوں کی گلیسرین پر مشتمل عکول کو گرم کرتے
ہیں۔

وزارت صحیت میں پاکستان نویکس کنفرانس میں کے
سابق اخچار ڈاکٹر ضیاء اسلام کہتے ہیں ایک
طاقتور، مبافا، انسانی صورت کے لئے بحث جاتے،

نوجوان سگریٹ نوشوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ، ایک لمحہ فکریہ



ہو کر موت کے مدد میں پلچڑھاتے ہیں۔ اس کا اثر پاکستان میں پانچ سے 15 سال کی عمر کے مطابق نہ صرف ان سگریٹ انوں پر پڑتا ہے بلکہ توہینی بھی بھت اور شعبہ صحت بھی متاثر ہوتے ہیں۔ تمباکو نوٹی سے روز 615 افراد تباکو نوٹی سے جڑی بیماریوں سے متاثر افراد کے علاج پر حکومت کے ارب روپے سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ سگریٹ کے اختیار کر لیتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہوئے ہیں، انہی میں سے تھال کر لاتا ہوں، عدنان کے سوال پر نمان نے اطمینان سے جواب دیا۔ چند پچھے ہر روز سگریٹ نوٹی میں بتا ہو رہے ہیں۔ ہر دن یہ سلسہ دو چار کش تک محدود ہا لیکن جب میں ملیں گے۔ آنکھوں میں طے کرنے کے بہانے گھر کے قریب پارک نہیں ایک خاص ادا سے اپنا ہاتھ ہونوں کے قریب لے گیا اور دو ڈن زور دار بیچھے گاتے ہوئے وین سے اتر کر اپنے گھر چلے گئے۔

سگریٹ کے ساتھ ساتھ یہاں جدید برائیوں کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ روایتی سگریٹ کی جگہ اب ای سگریٹ نے لے لی ہے۔ ای کامز اور ای بنس تو کمال کے آئندہ یا زیں لیکن اسی سگریٹ برائی کی قدر سے جدید قسم ہے۔ اسی سگریٹ عام طور پر کوئی نہیں اور پرماں میں گھاٹکیل کے علاوہ، بزریوں کی ٹیکسیرین پر مشتمل محلوں کو گرم کرتے ہیں۔

پاکستانی دن رات اس زبر کو پانی رگوں میں اتارتے ہوئے میں موجود تقریباً 4000 زبر میلے کی جانب میں صرف ہیں اور ہر گزرتے دن کے ساتھ سگریٹ نوشوں کی تعداد میں خطرناک حد تک کام کرتے ہیں بلکہ اس کیا رد گرد رہنے والے اس اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان میں اس وقت ایک نان کی اوسط قیمت 15 سے 20 روپے تک پہنچ ہے۔ تمباکو نوٹی نوجوانوں کے دماغ کی نوشوں پر بچھی ہے لیکن سگریٹ کی کمی برائیوں کی وجہ پر دوسرے اثاثات متعصب کرتی ہے۔ بچوں اور زور دوں سگریٹ 10 سے 15 روپے میں مل جاتا کے سانس لینے میں دشواری کا باعث بنتی ہے اور ہے۔ جس معاشرے میں عام غربت کی لیکر سے قوت برداشت کم ہو جاتی ہے۔ صحت کے یہ بھی پچھے زندگی برکر رہے ہوں، وہاں سالانہ دو ڈن میں اسکی کھیلوں میں لڑ کے اور زیکر کیں کی 100 ارب سے زیادہ سگریٹ نوٹی کی مد میں خرچ کا رکر گئی اور دیگر جسمانی طور پر غال سگریٹ ڈن کو ہو جانا نا صرف باعث افسوس بلکہ توہینی الیسا اور مقام متاثر کر سکتے ہیں۔ پھیپھوں کی صحت کم ہوتی ہے۔ نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ تمباکو اور زبر یعنی تمباکو کی تھیں ایک تھیں کے مطابق ہر روز 450 افراد صرف نوٹی سے شتم ہو جاتا ہے لیکن یہ حقیقت نہیں بلکہ کچھ دیر کے باعث مختلف ٹیکسیریوں میں بتا

لاتے کہاں سے ہو یہ؟ ایوکے پیکٹ گھر پر پڑے سکول سے واپسی پر نمان اور عدنان نے آنکھوں آنکھوں میں طے کر لیا کہ وہ آج ہوم دن ایکٹھے کرنے کے بہانے گھر کے قریب پارک میں ملیں گے۔ آنکھوں کے اس اشارے میں نمان ایک خاص ادا سے اپنا ہاتھ ہونوں کے قریب لے گیا اور دو ڈن زور دار بیچھے گاتے ہوئے وین سے اتر کر اپنے گھر چلے گئے۔

چھٹکا راحصل نہ کر لیں۔

آنکھوں کا اس کے یہ دو ڈن کاں فیلو شام کو باخ بظاہر ایں دو ڈن کی کہانی ہے لیکن ہمارے



معاشرے میں تمباکو نوٹی کرنے والے زیادہ تر افراد کے قات پر بیٹھتے ہیں۔ نمان نے بیگ سے ایک لوگ صرف شوق میں یا جنس کے ہاتھوں مجھ پر ہو کر بیکٹ نکالا لیکن جب وہ پیکٹ کھولا گیا تو اس میں بیکٹ نہیں بلکہ دو سگریٹ تھے۔ دو ڈن اور بعض اوقات مختلف پریشانیوں سے بھاگ کر سکون کی حاشی میں سگریٹ کی طرف پہلا قدم خوب کھانی ہوئی لیکن پھر دو ڈن سمجھ لے گئے۔ دو ڈن کو بڑھاتے ہیں جو بہت جلد ضرورت کی حیثیت

عابد صابری

ذینا بھر میں ہر سال اپریل فوں ایک تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ نیز **تہوار** نے فرمایا: "میں اس فھری خلم و تم دھائے گئے ان کا قتل عام کیا گیا، ان کے ساتھ تھیں بھی جھوٹ بولنا چھڑو دے۔" یہ حقیقتی زبردستی پہنچانے والے معاہدوں کو توڑا گیا اور مسلمانوں کو کامیابی ہے لیکن ہم نے جس کی تقلید کر کا میں یا روشن خیالی سمجھ کر سینے سے لگایا ہے ادھر تو رشی کا شمع سورج بھی ڈوب جاتا ہے۔ آج مغرب کی کتنی نی اخلاقی دلائیں اور غلط رسم و رواج یہیں ہمارے سماج اور معاشرہ کا حصہ ہیں۔ چکے ہیں۔ "اپریل فوں" بھی جو یہودیوں کی ذین ہے اسی تھم کی خلاف صریوت خلاف تہذیب اور چالیت کی بات ہے جو ہمارے معاشرے میں در آتی ہے۔ ہماری ذین اسی نص طور پر مفرغی تعلیم یا فرقہ طبقے اسے گریجوشی سے ممتاز ہے اور اسی کو میں روشن خیالی تصور کرتا ہے۔ ان دباؤ کی وجہ سے آج نسل نو میں کوئی ایسا شایدی ملے جو اسلام کے بہروز کو چانتا ہو اور ان جیسا نہ چاہتا ہو۔ اُنہیں ان کی تاریخ کارنا میں کا علم ہی نہیں۔ اسی ہی ایک اخلاقی دباؤ کی وجہ سے اس کے بعد وہ ایک پہاڑ پر چڑھ کر گزشتہ شان و شوکت کا ظفارہ کرنے والا بھر رونے لگا۔ اس کی ماں نے اس وقت اس سے یہ جملہ کہا کہ جس پیر کی مردوں کی طرح پچاند کے سے دوسرے سے مذاق اور استہداء کرتے اور ایک دوسرے کو بے وقوف ہناتے ہیں۔ اس سلطے میں عوام تو کجا حد یہ ہے کہ اب طباء بھی اپنے محترم اساتذہ کے ساتھ یہ خلاف صریوت اور حرفات پر پتی رکم کا اس روم میں انجام دیتے ہیں۔ اس دن عوام کو بے وقوف ہناتے کے لئے سختی خیز جنگی شائع کی جاتی ہیں، جسے پڑھ کر لوگ تہوڑی دیر تک جیت میں پڑ جاتے ہیں ایمان کرنے پر چلتا ہے کہ آج یہ اپریل "اپریل فوں" کا دن ہے تو حقیقت و اخلاقی انبیائی ازیت ناک سزا کا مرکب قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مدارس میں بچوں کو تھمہ دیا جاتا ہے جو جاتی ہے۔

APRIL FOODS DAY!

اوکن کا واقع ہے۔
بھر میں اپریل فوں کہا جاتا ہے کہ بھر میں چلی بارا پہل فوں انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر سے مبارکہ جب وہ رگوں بیل میں تھے۔ انگریزوں نے سچے وقت بہادر شاہ ظفر سے کہا کہ یہ اوتھار اناشد آگیا ہے۔ جب بہادر شاہ نے پلیٹ پر سے کپڑا اٹھایا تو پلیٹ میں اس کے میں کا کٹا ہوا سرتھ جس سے بہادر شاہ ظفر کو صدمہ پہنچا جس پر انگریزوں نے ان کا خوب مذاق از لی۔ اپریل فوں کے دن جھوٹ بولنے کے ساتھ ساتھ وندھ خلائقی بھی بطور فیض کی جاتی ہے۔ جھوٹ اور وعدہ خلائقی جس کے اندر ہو وہ خالص مذاق ہو گا۔ آج ہماری ہر منزل مغرب کی بیدی میں ہی نظر آتی ہے۔ ہر دو قول

مسلمانوں نے حالات کے پیش نظر اور جان کے خوف سے عیسائی نہ ہب قبول کر لیا تھا لیکن یہ سب لازم سمجھتا ہے قطع نظر اس سے کہ وہ اسلامی افکار کے مذاق بے یا خلاف تھی کہ یہ مروب مسلمان ان کے نیزی شعارات کا اپنانے کی کوشش کا مذہب رہ جو یہاں تاکہ پہنچ کا اثر ختم ہو جائے۔ جب مسلمان نکاح کرنا چاہتے تو پلے گر جائیں جا کر عیسائی طریقے سے پر جھوٹ نے پر جھوٹ کیا اور افکار پر مسلمانوں کو بے دخل کر کے ان کا بے دردی سے قفل کر دیا گیا۔ ہیراللہ یہم سیمت ہفت تاریخ دن لکھتے ہیں کہ جب ابو عبد اللہ نے اپنے اور تمام مسلمان یہیں اپنے گے یعنی مسلمانوں سے دبارہ نکاح کرتے غرض حکمرانوں نے مسلمانوں پر قلم روں رکھا اور پچھے عورتے بعد یہ اعلان ہوا کہ مسلمان یہیں اپنے گے یعنی مسلمانوں سے طور پر بھی قابلِ مذمت ہیں۔ آج یہ دن مغربی دنیا میں مسلمانوں کو بڑوں بیوی یا دادیں میا جاتا ہے۔ یہ ہے اپریل فوں کی حقیقت!

مسلمانوں کا اپریل فوں ماننا جائز نہیں تھا۔ مخفیہ کو مسلمانوں نے ایک چال چلی کر پیچے کوچے مسلمانوں سے کپڑا گیا کہ ان کو افریقا بھیج دیا جائے گا وہ اپنے چھوڑ دیں۔ مسلمان اس جماعتے کتے ہیں جو کوئی کلکٹر کے یا بیوی کی اولاد کی وفات کی وفات کے عورتیں اور پیچے بھی مخفیہ نہیں تھیں۔ مخفیہ کو مسلمانوں نے اپنا مقتضی پورا ہونے کے بعد ایکین بنے بے دخل کر دیا ابو عبد اللہ نے جب غرناطی کی بنی اثیرہ فتحیہ کو دوں تو یہ الفاظ ادا کی ایسا بادشاہ خدا کی میں مرخی تھی، ہمیں فرمی جو اچانہ پر قند کرنے میں بہت آسانی ہو گئی اور اسی مدت کی خلاف صریوت خلاف تہذیب اور چالیت کی اور اسی ابو عبد اللہ کو یہاں بیویوں نے اپنا مقتضی پورا ہونے کے بعد ایکین بنے بے دخل کر دیا ابو عبد اللہ نے اپنے شہری رعایا کے ساتھ فیاضانہ سلوک یقین ہے کہ اس شہری رعایا کے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا جائے گا، اس کے بعد وہ ایک پہاڑ پر چڑھ کر گزشتہ شان و شوکت کا ظفارہ کرنے والا بھر رونے لگا۔ اس کی ماں نے اس وقت اس سے یہ جملہ کہا کہ جس پیر کی مردوں کی طرح پچاند کے سے دور پہلے کچانس گے اگرچہ مسلمان اپنے دلن سے بھوٹنے یا آگ لگنے یا اگلے اہل و میال کا ایکیڈٹ ہونے کی خبری گئی تو وہ فانج یا اسکے مشابہ دیگر امراض سے دوچار ہو گئے اور بعض لوگوں کے بارے میں خردی گئی تو تھا کہ اور نکتے ہیں جن کو توکری کے نلاکار انتقال کر گئے اور نکتے ہیں جن کو توکری کے فراہم کر دے بھر جو گیا اور عیسائیوں کی جانب سے علی ذرخیرہ بھج کیا اور عیسائیوں کی جانب سے نلاکار انتقال کر گئے اور نکتے ہیں جن کو توکری کے مسلمانوں کو علم نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہوئے ایکیڈٹ ہونے کی خبری گئی تو وہ فانج یا اسکے مشابہ دیگر امراض سے دوچار ہو گئے اور بعض لوگوں کے بھوٹنے یا آگ لگنے یا اگلے اہل و میال کا ساتھ دیکھی گئی تو یہ پیر اسکے قتل یا طلاق کا سبب ہے۔ دوسرے بے دوقوف ہناتے ہیں۔ اس سلطے میں گئی اسی طرح بہت سارے واقعات و حادثات ہیں جن کی کوئی اچانکیں اور سب کے سب جھوٹ کا پلندہ ہیں جنہیں مغل و لش حرام ہراثی ہے اور پچھلی متصوبہ بندی کے تحت ان جہاڑوں کو عرق کیا گیا اس کے باعث سیکھڑوں مسلمان شہید ہو گئے اور دوسروں کو ڈرایا دھکایا ہی چاہتا ہے جو باعثات ساتھ دیکھوڑہ بھیتی و علمی ذرخیرہ بھی برہاد ہو گیا جو مسلمانوں نے بڑی مشکل سے جمع کیا تھا یہ اقصیٰ کم اپریل کو پیش آیا تھا اور یہ گیارہوں صدی یہیوی کے لئے پڑا کردا کرنا چاہیے

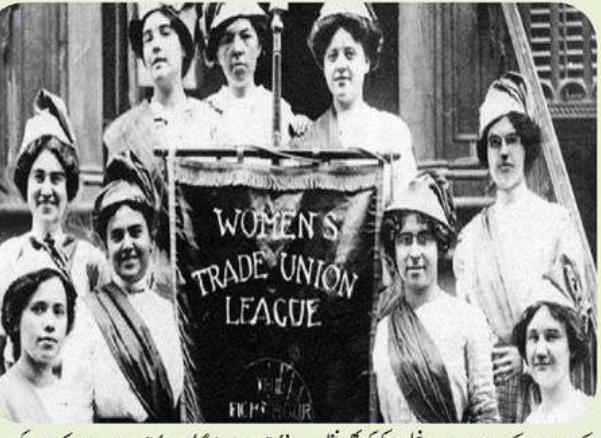
کی خالش میں باہر نکلی ہے تو وہاں بھی اسے خنی طور پر ہر انسان کیا جاتا ہے، اگر ملازمت مل جائے تو سماں میں موجود مردوں کی حاکیت کے باعث پاٹیوں کو دینا بھر کی قوم و مذاہب میں سب سے زیادہ حقوق اسلام نے دیتے ہیں اور اسلام میں اسے ہر لحاظ سے بلند مقام عطا کیا گیا ہے۔ اسلام جدید معاشرے کی عورت کو بھی وہی حقوق، کے ساتھ ساتھ آزادی اور حقوق نسوان کے نام پر عزت و فقار دیتا ہے جو اس نے ایک پسمندہ پاٹیوں کو عورت کے نام پر کھلنا بنایا گیا ہے۔ جس کا دھکار مغرب کی عورت ہو چکی ہے اور عورت کو عطا کئے ہیں۔ کیونکہ اسلام نہ صرف خواتین یا بھن کوئی ایک بیان، بلکہ خالص انسانیت کا جسے خواتین کے نام پر احتراز، شرم و حیا عورت کا عالمیہ دین ہے۔ خاندانی نظام، شرم و حیا عورت کا احتراز اور عواملات ہیں جن کا تعلق صرف خواتین سے نہیں بلکہ ان کا تعلق معاشرے کے ہر فرد سے دیتا ہے۔ اسلام کے رہنماء صulos کے پڑھنے ہم برائی کے برے انجام اور اچھائی کے اچھے ہائج کے بعد ان کے بدن پر پڑے نہیں دیکھ کر بھی نظر پہنچ رہ جائے گا۔ وہ بہتر ایسا ہوتا ہے کہ اس کی

اسلامی تہذیب و ثناشت کے رنگ تو یہ ہیں کہ مردار اور عورت اپنی بیٹی زمدادار یا ادا کریں۔ مرد معاشر پاٹی اچھے ہمارے معاشرے میں کاروکاری، وہ اس کی فکر کے جنک عورت (بیوی) شوہر کی خدمت، شرمندی اور سخن پر ہیں، گھر کے مال و محتاج کی خفاہت، بچوں کی پرورش اور تربیت کو اپنی ذمہ داری سمجھے۔ لیکن دن سے عورتوں پر آواریں کہاں، مذاہیات اور غیر اخلاقی الفاظ کا استعمال معمول کیجا گا جاتا ہے، اس کے علاوہ تیزاب پھیک کر عورتوں کی جھکیں بیکار اپنی عمر بھر کیلئے سپاہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس دور میں بھی دور جہالت کے پیرو کار موجود ہیں، کسی بین کی آگر آرزو یعنی ہو جائے تو بھائی بھائی کے اپنی بین کے ساتھ ہو جانی زیادی پر بھر کو قانون کے کٹھرے میں لائے، اپنی بین ہی کو کوئی کردا جائے، کہیں کوئی خصی کی کی بین کے ساتھ زیادی کرتا ہے تو جواب میں اس محروم کی بین کی ساتھ اچائی زیادتی کرنے کا جالہاں بھائی کی فیصلہ دے دیا جاتا ہے۔ پاٹیوں کے اسلامی تقدیمات پر عمل پیارا ہو کر مکن

پیش کیے جائیں۔ اسے خود اپنے ہاتھ پر راستوں کی بیچان پا کیں۔ اسلامی تقدیم نے ہمارے شہوائی جذبات اور ہوں کوئی عورت، غریب ہو یا مالدار، کسی جذبات کی تھیں کے لیے ہر حد تک ابھار رکھا کہ اپنے تو یا کسی زندگی میں بھی سکون نالہ رہے گا اور اس مقدس ہستی ہے۔ انسانی حقوق کے نہاد عالمی دار ہے۔ اغیار کی تقدیم میں پاکستان میں بھی پیش اور جو اس کے خلاف زندگی ہرگز رہتے دن کے کرنا چاہیے ہیں۔ آنحضرت مارچ کو خواتین کے عالمی طور پر تاؤکھا رہے اور سماجی رشتہ بیزی سے نوٹ پھوٹ رہے ہیں، طلاقوں اور خودکشیوں کے کلکھلہ ہن سے تخلی کرنا ہو گا۔ اور خواتین کو بھی جیاء میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ کہ دائرے میں رہنے ہوئے اپنے حقوق و فرائض کے دائرے میں رہنے ہوئے اسی دائرے میں ملکی کے باخوبی علیق اور مجبوہ عورت جب روزگار کو پیچانا ہو گا، تاکہ ایک بہترین فلاحی معاشرے کا قیام مل میں آئے۔

بہترے معاشرے کا الیہ تیار ہے کہ جو ماں باپ بیٹیوں کو باخھ کا چھالا بنا کر رکھتے ہیں، وہی شادی کہ کچپ کروادیا جاتا ہے کہ ہوتا ہے، پلاتا ہے،

بیٹیوں کے ساتھ معاشرے میں سب سے زیادہ حقوق اسلام کی طرف لوٹ رہے ہیں اور سماں کو قبول کر رہے ہیں۔



بہتر ہو جائے گا۔ وہ بہتر ایسا ہوتا ہے کہ اس کی کشف میں لیاں ماں ہاپ کو ہوتی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ جو ایک بیٹی اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کرے۔ میں چاہتی ہوں کہ وجود نہ سے تصویر کنات میں سارے رنگ ہوں۔ میری تحریر بیان خواتین کیلئے ہے جو کہ خاموشی سے جسمانی تشدید برداشت کرتی ہے۔ پھر وہی عورت لا توں، گھونسوں، ڈنڈوں سے پہنچ کے بعد بھی مسکراہٹ اور اس جسی کا جرم رکھتی ہیں جو انہیں اپنی حیوانیت کا نشانہ بناتا ہے۔ وہ آپ اپنی زبان، احساسات و جذبات کا قتل کر دیتی ہیں۔ وہ بس گوشت کے لامبڑوں کے ڈھیر کی مانند ہو جاتی ہیں۔ ان کا سرناج خالم بادشاہ نہ کر رخربید غلام کی طرح انہیں وحشی کر کر دیتا ہے۔ لیکن وہ منہ سے آؤ نہیں کرتی۔ وہ خوبصورت تقلی پھر ایک پر کوئی کوتھی بن جاتی ہے جسے اڑانے کا انتیار دی جاتا ہیں لیکن وہ خود اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرتی۔ اس کے پاؤں میں عزت کی ایسی بیڑیاں ڈالی جاتی ہیں جو مرستہ دم بھک خون سی رہتی ہیں۔

میں نے اپنی زندگی میں کسی ایسے واقعات دیکھے ہیں جہاں عورتیں جسمانی تشدید برداشت کرتی ہیں۔ اور اپنے حق کیلئے نہیں بوئیں۔ اسی عورتیں کس طرح ایک مثالی معاشرہ قائم کر کی جیں جو خود اپنے حقوق کیلئے آواز بلند نہیں کر سکتیں؟ وہ اپنی اولاد کو دکر کر جینا سکھائیں گی نہ کہ ان کے حقوق کیلئے آواز بلند کرنا۔

میری دلی خواہش ہے کہ عورتوں کے عالمی دن پر اس مسئلے پر بات کی جائے، جس پر خود میری مائیں



ثناشت سے نفرت، فلموں، ڈراموں اور معرفتی عورت! خواہوہ ماں ہو، بیوی ہو، بیکن ہو، بیٹی ہو یا معاشرے کی کوئی عورت، غریب ہو یا مالدار، کسی بھی رنگ و روپ میں ہو اپنی قاتل احرام اور مقدس ہستی ہے۔ انسانی حقوق کے نہاد عالمی دار آزادی نہ کرنا کافی نہ ہے بلکہ اس کا مقدمہ ہو گی۔ خواتین کے حالات زندگی ہرگز رہتے دن کے ساتھ ٹھک ہوتے جا رہے ہیں، گھر بیٹھاں ہمیشہ دن کے موقع پر بھی خود ہوں، ریلیاں اور سینما ہوں سے کوئی تبدلی نہیں آئے گی توٹ پھوٹ رہے ہیں، طلاقوں اور خودکشیوں کے بلکہ معاشرے میں خواتین کے مقام کو کلک دل، علاوہ عورتوں کے ساتھ بھی زیادتی کے واقعات خواتین کو سب سے زیادہ بخشی زیادتی اور سماجی عزت و احترام سے محروم کا سامنا ہے۔

آزادی نسوں کے نام پر بے راہ روی

گزشتہ چند برس سے ڈن عزیز میں عروتوں کے حقوق اور آزادی کے نام پر ایک طوفان بد تیزی برپا ہے۔ مخصوص اجتنڈے کے پروردہ لوگ پاکستانی خواتین کو ان کے حقوق دلانے کے دعوے دار ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ خواتین کی آزادی کے نام پر معاشرے میں بے راہ روی اور فحاشی و عربیانی کو پھیلاتا چاہے۔

نے انجامی بے ہودہ پل کارڈ زاخائے ہوتے ہیں، جن پر ناگفتہ پندرے درج ہوتے ہیں

میر احمد، میری مرضی کاغذ رہ بنا زد حام ہو پکا ہے۔ اس نظرے کا مقصد بھی یہی ہے کہ معاشرے میں خواتین کچھ بھی کرتی پھریں انہیں کوئی روکنے کے والا نہ ہو۔ وہ کچھ بھی پہنچ، کہیں بھی جائیں، انہیں مکمل آزادی حاصل ہو۔ کوئی مرد چاہے ان کا باپ یا شوہر ہی کیوں نہ ہو، انہیں روکنے کی وجہ اس نظرے کے اور نہ یہ پوچھ سکے کہ کیا بچہ رکھا ہے؟ کہاں سے آئی ہو؟ اس بے ہودگی کو یہ خواتین آزادی کا حام دیتی ہیں۔ حالانکہ ہمارے معاشرے میں خواتین بالکل آزاد ہیں، انہیں تو کسی نہ کھی غلام بنایا ہی نہیں، وہ اپنے گھروں میں خوش و ختم ہیں، انہیں کوئی روک لوگ نہیں ہے۔ وہ ملازمیں بھی کرتی ہیں، بازاروں میں بھی جاتی ہیں، شاپنگ کرتی ہیں، سرگاہوں میں جاتی ہیں، اعزاز اقارب کے گھروں میں جاتی ہیں۔

الپنیس کیا۔ نہیں ہم نے کبھی سا بے کے فلاں محلے میں فلاں خاتون ہے جو ازاوی چاہتیں خواتین کو حاصل ہے یہ خواتین کیلئے کافی ہے جس پر خواتین خوش اور مٹکن ہیں۔ لیکن یہ لے کر آیا ہے، یہ پر دہ شن گورنمنٹ کو درغا نے کی خوش کرتا ہے۔ کیونکہ جو خواتین اسی ب کسی نے کچھ کہا ہے؟ اگر کچھ کہا ہوتا تو آج نوبت یہاں تک نہ کچھ تھی۔ جب وہ اتنی آزاد

آزادی کا مطالبہ نہیں کرتیں بلکہ وہ تو گھر پر پڑھتیں خواتین کو آزادی کے سب ان سپنے دکھا کر اس طرف متوجہ کرنا چاہتی ہیں

ہے، اور مرد کو عورت کے دشمن کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ مرد کے لفظ کو گالی بنادیا ہے۔ پلے یہ ہمارے دشمن کے پاکیزہ خاندانی نظام کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے یونہہ بھی ہے اس ہیں۔ مطلب یہ کہ شوہر کو کھانا دیا جائیں اس کے لئے کام کا کام کرنا خواتین کی ذمے داری ہے۔ لگر کے کام کا حسنہ جاتی ہیں، مرد کی ہی یہ ضروریات پوری کرتی ہیں جبکہ مرد بہار کے کام پر بہااش، بیاس اور دیگر ضروریات کا انتظام کرتا۔ یہ سب مردوں کی ذمے داریاں ہیں جبکہ خواتین کی ذمے داریاں ہیں۔

مرد تو مرد بھی کہ سکتے ہیں کرم اپنے لیے روزی کا انظام خود کر، باہر کے کام کا جب بھی بجا ورنہ ہم بچوں کی تربیت ہو سکے گی۔ بینچا پورے محاذی میں فساد اور بغاڑ آجائے گا۔

بے، میں اس میں آزاد ہوں چاہے جہاں بھی چاہوں جا سکتا ہوں۔ اس بات کو حکومت کے داخل نہیں ہو سکتا، چاہے وہ آزاد ملک کا آزاد شہری ہے۔ اسی طرح یہاں بھی خواتین پر اور ہماری تہذیب، ثقافت اور مذہب کے مطابق یہاں مرد ہوں اور خواتین کے درمیان

حقوق کے حوالے سے ہم کچھ بچھے چلے گئے ہیں۔ افغانستان میں طالبان کے اقتدار سنبھالنے سے لاکھوں افغان خواتین کی زندگی بدلتی ہے۔ لڑکوں کو سکول جانے سے روکا گیا ہے، خواتین کے امور کی وزارت ختم کر دی گئی اور بہت سی خواتین کی طابیتی ختم ہو گئیں۔ برطانیہ میں پولیس اپارکار سارے ایورارڈ کے قتل کے بعد خواتین کے تحفظ پر بحث شروع ہوئی۔ امریکہ میں اس قاطع حمل کے حق پر قدر خیش لگائی جا رہی ہیں۔ کورونا وائرس کی عالمی وبا نے بھی خواتین کے حقوق پر خیل اڑا لایا ہے۔ عالمی اقتصادی فورم کی 2021 کی سبقتی رپورٹ کے مطابق صنیعی امتار ختم کرنے کے لیے درکار تجربیہ کو 99.5 سال سے پہلا کر 135.6 سال کر دیا گیا ہے۔

سن 2021 میں اقوامِ تحدید کی 13 ممالک میں ایک تھیں جن میں پاچا کہ بے اقیر بیاہر دو میں سے ایک (45 فیصد) خواتین نے یا تو خود تکشہ سہا بیاہر کسی جانے والی غاؤتوں کے بارے میں تشدد کی کلمات انہیں۔

سن 2021 میں کورونا وائرس کی دبایکے باوجود
عالمی دن کی ریلیاں بھائی گئی تھیں۔
کلاما ہیرس 2021 میں پہلی امریکی نائب صدر
بنیں۔

تینیں میں پہلی مرتبہ خاتون صدر کو پڑا گیا جبکہ
امسٹونی، سویڈن، ساموئی، اور تینیں میں پہلی مرتبہ
خواتین دوسرے اعظم کے عہدہ پر پہنچیں۔
اور اس کے علاوہ ای تو مومنہنگ کوون بھول سکتا ہے
جو کہ 2017 میں باہی وڈیں شروع ہوئی تھیں مگر
اب دنیا بھر میں پہنچ ہے!
وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ۔ لیکن
موجودہ دوسریں وجد زن سے تصویر کائنات میں
صرف لاال رنگ بایا جاتا ہے۔ یہ لاال رنگ خوشی کا
لاال رنگ نہیں، بلکہ عورت کے خون کا لاال رنگ
ہے، جس کی طرف سورج ہے۔

موجودہ دور میں خواتین کے ساتھ پیش آئے والے
مسئل میں سے ایک اہم مسئلہ ”جمانی تشدد“ بھی
ہے۔ جس پر وہ خوبات کرنے سے کرتی ہیں۔
شادی سے پہلے کہنیں تھیں ان کے چذبات و
احساسات اور خواہیوں کا فقیل ہوتا ہے۔ شادی کے
بعد جہاں کچھ خواتین پھولوں کی تجھ پر موت تک کا
سرٹے کرتی ہیں، وہیں کچھ ایسی بھی ہیں جو خاردار
کائنات بھرے جگل میں اپورستے بن کے ساتھ
موت کا انتظار کرتی ہیں۔



دن کی تاریخی روایتیں بھی جاتی ہیں مگر بہت سی کپنیاں پچھلی اپنے ملزموں کو نہیں دیتیں۔ اٹلی میں اس دن عموماً بلوسم پھول دیتے جاتے سفید شال میں۔ جامنی رنگ انصاف اور وقار کی عالمت ہے۔ عالمی یوم خواتین کے رنگوں میں جانشی، ہرا، اور ایسے ملزموں کو نہیں۔ اس دن کا آغاز کیسے ہوا یہ تو کسی کو حکومت نہیں مگر کہا جاتا ہے کہ یہ دن میں دوسرا عالمی جنگ رنگ ایمیڈ نظاہر کرتا ہے۔ سفید کا یونیک کے لیے سوچنا شروع ہوا۔ اس روایات کا آغاز کیسے ہوا یہ تو کسی کو حکومت رکھا گیا ہے تاہم یہ قدرے غنائم ہے۔ یہ رنگ امریکہ میں مارچ کا مہینہ تاریخی نسوان کے میئے برطانیہ میں 1908 میں ویزنسوٹل این پوشچکل کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ایک یومن سے لگتے ہیں۔ 4۔ کیا مردوں کا عالمی دن ہوتا ہے؟ صدر اوقاف اعلان بھی کیا جاتا ہے جس میں سال بھر کی خواتین کی کامیابیوں کو اعزاز دیا جاتا ہے۔ اس سال کرونو اور ایس کی وجہ سے تقریباً آن لائن کی مارچ ہے۔ 5۔ کیا عالمی دن کا عنوان کیا ہے؟ اقوام تجده کی جانب سے ٹیکلے شدہ نہیں ہے۔ مگر برطانیہ سیست 80 ممالک میں لوگ اسے مناتے ہیں۔ اس کے پیشگوئی کے مطابق یہ دن مردوں کی جانب سے اس دنیا میں ثابت اثرات، اپنی قابلی اور کیفیتی میں ثابت اثرات کا جشن ہے اور اس کا مقصد صرف تعلقات میں بہتری لانا ہے۔ 6۔ کیا عالمی دن کا عنوان کیا ہے؟ اقوام تجده کے طبق یہ دن مردوں کی جانب سے اس دنیا میں پائیدار کل کے لیے صرفی مساوات۔ رکھا ہے اسے ایک پائیدار کل کے لیے صرفی مساوات۔ اس سال تقریباً جشن ہے اور کہا جائے گا کہ خواتین ماحولیاتی تبدیلی سے کیسے نسبت رہی ہیں۔ 7۔ کیا عالمی دن کے عنوانات بھی رکھنے گئے ہیں۔ #BreakTheBias کو لوگوں کو ایسی دنیا تصور کرنے کا کہہ رہا ہے جہاں امتیازی سلوک، دیقاً نوی سوچ اور تھبب نہ ہو۔ 8۔ یہیں اس کی ضرورت کیوں ہے؟ گذشتہ ایک سال میں دنیا بھر میں خواتین کے

ہو سکتا ہے کہ آپ نے خواتین کے عالمی دن کے پارے میں میڈیا میں یاد و سوتکو کو بات کرتے نہ ہو۔ مگر یہ دن کے کس لیے یہ کہ ہوتا ہے؟ کیا یہ جشن ہے یا احتیاج کیا ہے؟ مردوں کا بھی عالمی دن 111 وال یوم خواتین منائیں گے۔ 111 وال یوم خواتین منائیں گے۔ سے 1975 میں اسے سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا۔ جب اقوام تجده اسے منانہ شروع گردیا۔ سن 1996 میں چکلی مرتبہ اس کو ایک تھیم دیا گیا جب اقوام تجده نے اسے مناسنے کا جشن اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے عنوان سے منایا۔ 1۔ یہ شروع کیسے ہوا؟ 2۔ آئندہ مارچ کی تاریخ کیوں؟ جس دن روں میں خواتین کی بڑتال شروع ہوئی تھی وہ جولیجن کیلنڈر میں 23 فروری تھی جو جو جنین کیلنڈر میں 8 مارچ ہے اور اسی لیے یہ آج کی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ جب 15000 خواتین نے کم گھنٹے کام، بہتر تحریک ہوئی اور دوست کے حق کے لیے مارچ کیا۔ اس سال بعد سو شلث پارٹی آف امریکہ نے پہلا قومی یوم نسوان منایا۔ اس کو عالمی سطح پر لے جانے کا خیال کاراڑکن نامی خواتین کا تھا جو کہ ایک کیونسٹ اور خواتین کے حقوق کی کارکن تھیں۔ انہوں نے 1910 میں جس دن روں میں خواتین کی بڑتال شروع ہوئی تھی وہ جولیجن کیلنڈر میں 23 فروری تھی جو موجودہ کیلنڈر میں 8 مارچ ہے اور اسی لیے یہ آج کی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ 3۔ لوگ جانشی رنگ کیوں پہنتے ہیں؟ اس کی تائید کی۔

ہے پاکستان میں متعدد طبقی مراکز میں اس مرض کی مفت تشخیص کی جاتی ہے۔ خواتین کیلئے چھاتی کے سرطان کی وجہ سے موت سے بچنے کے لیے موڑ ترین طریقہ پاقاعدہ سکریٹنگ ہے۔ یہ مفت سکریٹنگ اور بیوگرافی 40 سال سے زائد عمر کی خواتین کے لیے ہے۔ اس کے علاوہ ان مراکز میں بائیوپسی کی سیولٹ بھی محدود ہوتی ہے۔ نوجوان خواتین میں ابتدائی نیٹٹسٹ انسار اسٹرنٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کو اندازی خود رکھنا ہو گا۔ انہیں میٹنے میں کم ایک مرتبہ اپنی چھاتی کا خود سے جائزہ لیں اگر انہیں اپنی چھاتی میں کسی بھی ٹسم کی کمی ہو تو رفتہ ہوتی نظر آئے جیسے سائز میں تبدیلی، سوچھر، کھال، پوکوئی شان یا بغل میں غدوہ کا نہایت، کسی ٹسم کا ایکار، خون یا پیپ کا رسائی تو اسے سمجھیں گے لیں اور جھک کی جائے اس کی تشخیص اور علاج پر توجہ دیں۔

ضورات اس امر کی ہے کہ معاشرہ کے ہر فرد اور شعبہ کو اس سلسلے میں پانچ بھر پر کروارا کرنا چاہئے تاکہ چھاتی کے سرطان کی تشخیص اور علاج کیلئے سروے کے مطابق توے فیضد خواتین، جن میں جلد تشخیص ہو جاتی ہے، وہ تشخیص کے پانچ سال بعد کی زندہ اور صحت مند رہتی ہیں۔ تاہم اگر تشخیص نکلے کہ اس کی کاملاً حکمت کی جانب کیے جائے۔

دیر سے ہو تو یہ شرن گھٹ کر پندرہ فیصدہ جاتی چھاتی کے سرطان کی تشخیص اور علاج:



اُس کا انحصار سرطان کی اشیاء اور اس کی قسم پر ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات گلٹی کا سائز تو چھاتا ہوتا ہے لیکن مرضیوں کو چھپنے سرجری اور مہنگی ادوات کے علاج سے بچا سکتی ہے، اگر خواتین کو وہ مہلک اور جان یا جانہ ہوئی ہوئی ہے، اُن کو اس کے سرطان کے لیے بہت سے علاج و تیاب ہیں جن میں سرجری، کیمپریولی، ذی تھریولی، بارون کے ضروری نیٹ کروائے گا اور یہ فیصلہ کرے گا کہ کس کو اس کا سرطان ہے یا نہیں، اگر چھاتی کا سرطان کے تھکل ہو جاتا ہے اور جتنا مرضی اچھا علاج ہے تو وہ سرطان کی قسم اور اس کے طبقان پر قابل کیا جاتے، مرضی کو مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مرضی کو کس قسم کے علاج کی ضرورت ہے

ہے کہ اگر یہ بہنگانی صرف عوام کے لیے ہی ہے ورنہ تحریر کی ضرورت ماندہ نظر آتا۔

ایک عام سرکاری اہلکار اور بالخصوص بیماری دار مزدور 20 تک ہزار میں گزارا کر رہا ہے۔ پہلوں خرید رہا، علاج کرو رہا ہے۔ اپنے اور اپنے بچوں کا بیٹھ پال رہا ہے تو لاکھ روپے تجوہ و اے بھی اس بہنگانی میں اپنی تجوہ سے گزارا کر سکتے ہیں۔ جس ساپ نما یورکر لی کا بناء کسی کام کے دہائیوں سے ریاست پیٹ پھر رہی ہے اگر وہ اس مخلک وقت میں بھی اپنی عیش چھوڑ کر ریاست کے ساتھ نہیں شہرتے تو اسی یورکر لی کی آخر کس کام کی؟

سیاست دافوں اور یورکریت طبقے سے یہ سہولیات لے کر عوام کو مخلک کی جائیں تو شاید جب ہم ایک قوم کی طرح ان مسائل کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں اور عوام کو ریلیف بھی مل سکتا ہے۔ جو عوام اپنے بیکوں سے افسر شاہی کو پال رہی ہے اسی افسر شاہی سے عوام کو سوائے ذلت کے سوا کچھیں ملا، انہیں پالیں بھی ہم اور ان سے حاصل بھی کچھیں ہو، ریلیف بھی نہ ملے، آخر کب تک.....

مہندب لوٹ مار، آخر کب تک...؟

پہلوں اور بہاں تک فری دی جاتی ہے جی کہ تو کر گے ریلیف دیں گے تو مجھ خام خیلی ہے۔ اتنی سہولیات کے بعد انہیں ایک مزدور اور یہی جزوی طور پر دیے جاتے ہیں، یہ تمام سہولیات مزدوری کر کے کیسا بنا بیٹھ پالتا ہوگا، ایک مزدور کو دینے کے بعد بھی حکومت ان سے یقین کرے کہ

عوام کے خون پیسے کی کمائی سے بھر پوری عیش و شہرت کا سامان موجود ہے، انہیں کام کرنے کی اور جگہ جگہ بیکار میں ریشم چیک کرنے کی رحمت نہیں کرتا پر رہی کیونکہ ان کے ہاں شاید بہنگانی آئی ہی نہیں۔

حکومت کو چاہیے کہ اب ایمان ایز، ایک بی ایز، یورکریٹ، 22 گرینے سے 18 گرینے تک تمام افراد کو دی گئیں مراعات پر دوبارہ ظریفی کرے اور عارضی ہی کسی لیکن حالات بہتر ہونے تک یہ مراعات رونگی جائیں تاکہ یہ افراد ہاہر لکل کر کر دیا جائیں، حالات بیکھیں۔ لاکھوں روپے تجوہیں،

مراعاتی بیکھر، مفت یا ارزان نرخوں پر بھلی، پانی،

جا سکتا ہے، اگر سرطان صرف چھاتی سکے حدود ہو تو اس کو اسچ 1 کہا جاتا ہے، اگر سرطان متعلاق طرف کی بغل بھی بھی جائے تو اس کو اسچ 2 کہا جاتا ہے، اگر سرطان سر بیضی کی گزینہ سکتے بھی جائے تو اس کو اسچ 3 کہا جاتا ہے، سرطان اگر بیضی کے دوسرے دور روزا حصہ بھی بھی جائے تو اس کو اسچ 4 کہا جاتا ہے۔

یہ بات دہن نشین کر لیں کہ اگر بیضی اسچ 1 اور اسچ 2 میں؛ اُنکے پاس آئی ہے تو اس کو ابتدائی مرحلہ کہا جاتا ہے، ان حالات میں بیماری قابل

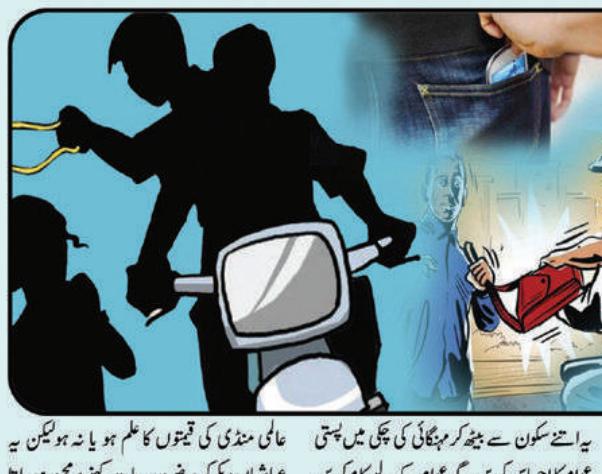
علاج ہوتی ہے اور اگر بیضی اسچ 3 اُنکی بہادری پر اس طریقہ عمل کرے تو صرف مکمل طور پر سخت یا بڑی ہو سکتی ہے بلکہ وہ ایسی زندگی گزار سکتی ہے کہ گویا اس کو کمی یہ سرطان تھا نہیں۔ وہ سری طرف اگر بیضی اسچ 4 یا اسچ 3 بھی بھی جائے تو اس کو ایڈن اند چھاتی کا سرطان کہتے ہیں، اگر مریضہ اس حالت میں ہو تو اس مرضی کا مکمل علاج نہیں ممکن ہو جاتا ہے اور جتنا مرضی اچھا علاج کیا جاتے، مرضی کو مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مرضی کو کس قسم کے علاج کی ضرورت ہے

کلکوم حسین

ملک میں بہنگانی اس وقت تاریخ کی بلند ترین سطح پہنچ ہے، یہ بھی لیا جائے کہ دنیا بھر میں بہنگانی ہو رہی ہے، لیکن پاکستان میں جیت اگلی طور پر بہنگانی صرف غریب طبقے کو کی زیادہ ممتاز کرنی نظر آتی ہے۔ سیاست دان، وزیر، مشیر، اعلیٰ عہد بیدار اور سرکاری افسران اس سے منظہ میں کیوں کر ان کے پاس مراعات کے نام پر

عوام کے خون پیسے کی کمائی سے بھر پوری عیش و شہرت کا سامان موجود ہے، انہیں کام کرنے کی اور جگہ جگہ بیکار میں ریشم چیک کرنے کی رحمت نہیں کرتا پر رہی کیونکہ ان کے ہاں شاید بہنگانی آئی ہی نہیں۔

حکومت کو چاہیے کہ اب ایمان ایز، ایک بی ایز، یورکریٹ، 22 گرینے سے 18 گرینے تک تمام افراد کو دی گئیں مراعات پر دوبارہ ظریفی کرے اور عارضی ہی کسی لیکن حالات بہتر ہونے تک یہ مراعات رونگی جائیں تاکہ یہ افراد ہاہر لکل کر کر دیا جائیں، حالات بیکھیں۔ لاکھوں روپے تجوہیں،



عوام کا احسان کر لیں گے، عوام کے لیے کام کریں عیاشیاں دیکھ کر وہ ضروریہ بات کہنے پر بھر جو جاتا ہے



چھاتی کا سرطان، ڈر نہیں، شکست دیں

ہوتے ہیں، بخوبیں لوپس اور نالیاں کہتے ہیں، جو ابتوں کو پل سے جوڑتے ہیں۔ چھاتی کا شکار ہوتی ہے۔ ابتوں کو پل سے جوڑتے ہیں۔ چھاتی کا باقی حصہ لئے غافل، لکھنؤ اور فیصلہ نشوز پر مشتمل ہوتا ہے۔

ایک معاشرے میں منوع موضوع ہونے کی وجہ سے ایک اور سروے کے مطابق ملک بھر میں ہر سال تراہی ہزار سے زائد خواتین میں چھاتی کے چھاتی کا سرطان ایک ایسی رسوی ہے جو کہ چھاتی سے پاکستانی خواتین مرض کی جلد تحقیص نہیں کرو۔ سرطان کی تحقیص ہوتی ہے اسی رسوی ہے جو کہ چھاتی کے علاقوں، جلد تحقیص نہ ہونے کی وجہ سے چھاتی کے سرطان کی تحقیص ہوتی ہے جس میں سے تقریباً سرطان میں جتنا پچاس فصد خواتین جان کی بازی چالیس ہزار خواتین موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ امراض کا کل سرطان، چھاتی کا سرطان کی عام قسم ہے جس کی شروعات سب سے زیادہ ہے۔ ساتھ ہی یہ پاکستانی خواتین میں اموات کی دوسری بڑی وجہ بھی یہی ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں خواتین کی شرح مردوں کی نسبت زیادہ ہے، یا پہلی وجہ حقیقت ہے کہ ہمارے پاکستانی خواتین میں خواتین مرکزی حشیثت رکھتی ہیں۔ مگر اگر ہستی میں حد سے زیادہ سے صدر و فیٹ کے سبب پہنچی محنت سے لاپرواہ رہتی ہیں جس کی وجہ سے کئی بیماریاں انہیں گھیر لئی ہیں جن میں اب چھاتی کا سرطان سرفہرست ہے۔

یہ سرطان کی ایسی قسم ہے جس میں بروقت تحقیص اور علاج کی وجہ سے 70 فیصد تک جان بچائی جاسکتی ہے، غالباً ادارہ محنت کے مطابق دنیا میں 10 سینکڑے میں کہیں نہ کہیں خواتین میں چھاتی کے کیفر میں جتنا ہو جاتی ہیں۔

پہلے چھاتی کا سرطان (بریس کینسر) چالیس سے سامنے سال کی عمر کی خواتین میں پایا جاتا تھا لیکن اب کم عمر خواتین بھی اس بیماری میں جتنا ہو رہی ہیں۔ اس مرض کا نہ صرف پسندیدہ و ترقی پذیر ممالک کی خواتین ہیکار ہو رہی ہیں بلکہ ترقی یافتہ ممالک کی خواتین بھی اس ملک مرض میں اسی تیزی سے گھر رہی ہیں۔

افسوں ناک صورتحال یہ ہے کہ پاکستانی خواتین میں چھاتی کے سرطان کی شرح ایشیائی ممالک میں پانے کا امکان اٹھاؤے فیض ہے۔ ایک سروے پانے کا امکان اٹھاؤے فیض ہے۔ ایک سروے کے مطابق زندگی کے کسی مرحلے پر، تو میں سے چھاتی کے نشوز دودھ کی پیداوار کے غدوں سے بنے



چھاتی کی علامات:
چھاتی میں گامنچہ یا نشوز کا گامڑا ہاپن جو دیگر نشوز سے مختلف ہو، چھاتی میں درد، چھاتی کی جلد کا سرخ اور کھر درد، ہوتا، چھاتی کے مختلف حصوں پر سوچن آنا، پستان سے دودھ کے علاوہ خون یا کسی اور مادے کا اخراج، نیبل کا اندر دھنس جانا، چھاتی کے سائز میں اچانک رونما ہونے والی تبدیلیاں یا بازو کے چیچے سوچن یا گامنچہ کا بنتا یا بعض اوقات

ہار جاتی ہیں۔ ہمارے ملک میں کنسرزڈہ خواتین میں ایسے نیکیش جو عام طریق علاج سے نہ تھیک ہوں قابل ذکر ہیں۔

چھاتی کے سرطان کے چار مختلف مرحلوں میں تقریباً

ہیں۔ چھاتی کا سرطان ایک جان بیوا مرض ہے جس کے باہر میں آگاہی پھیلا کر اس سے نجات جلد تحقیص ہونے سے چھاتی کے سرطان سے نجات پاکتے ہیں۔

چھاتی کا سرطان کیا ہے؟ ایک سروے پانے کا امکان اٹھاؤے فیض ہے۔ ایک سروے کے مطابق زندگی کے کسی مرحلے پر، تو میں سے چھاتی کے نشوز دودھ کی پیداوار کے غدوں سے بنے

منیر احمد

پاکستان میں کورونا وائرس نے خوب چاہی مچائی، اب تک ریکارڈ پر موجود اموات کی تعداد 30 ہزار کے قریب ہے مگر خطرہ ملائیں۔ ہمارے ملک چین میں کورونا وائرس سے قابو گیا ہے جس کے بعد پاکستان سمیت پوری دنیا میں کورونا وائرس کے پھر سے سرماخانے کے خشافت پھر سرسرانے لگے ہیں۔ چین میں اس وقت کورونا صورتحال بے حد خراب ہے، کی شہروں میں کورونا کے نئے کیسز میں اضافہ ہوا ہے۔ ٹکٹھائی چین کا تجارتی شہر ہے اور اس وقت سب سے زیادہ کسہر دہان سے سامنے آئے ہیں، مختلف علاقوں میں سخت لاک ڈاؤن نافذ کر دیا گیا ہے۔ چین کی کورونا پالیسی کی وجہ سے جہاں پاکستان کے کاروباری حضرات پر بیان میں دیں پڑھی ملکوں کے کسان اور تاجر بھی سرکلہ پیشے ہیں۔ آپ کو یاد ہانی کرواتے چلیں کہ چین یہ وہ ملک ہے جس نے سب سے پہلے اس وائرس پر قابو پایا تھا۔

نیا کورونا خطرہ، "ایکس ای" ویریٹ

ڈیمینیشن کی ایک بھی ڈوز نہیں گلوائی۔ اسی وجہ حکومت کی طرف سے اس معاملے کی طرف تھوڑا دھیان کاہٹ جاتا ہے۔

مزید خطرناک بات یہ ہے کہ اونیکرون کورونا وائرس کی ایک اور قسم، "ایکس ای" بھی تیری سے خلیے میں پھیل رہی ہے اور رسچ یہ چانس کی کوشش کر رہے ہیں کہ کورونا وائرس کی اب تک

استعمال کی جانے والی ویکسین اونیکرون کے ان

سعودی عرب نے بھی کورونا کی وجہ سے نافذ کی گئی کنی پابندیوں پر نزدیکی کیے۔ مقامی میڈیا نے سعودی وزارت داخلہ کے ذراائع کے حوالے سے خبر دیا ہے کہ سماجی فاصلہ برقرار رکھنے اور باہر ماسک پہننے سمیت کنی پابندیاں اب لازم نہیں ہوں گے۔

ہندوستان کی بات کی جائے تو وہاں پر بھی کورونا نے اپنی دھاکہ بھائی ہوتی ہے اور روزانہ ہزاروں کیسیز سامنے آ رہے ہیں۔ اب تک جمیع طور پر پانچ لاکھ کے قریب ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ اپنے ہمارے یمالک کی صورتحال کو دیکھ کر پاکستان کو پہنچے سے بھی زیادہ سخت اقدام کرنا ہوں گے تاکہ بروقت اس بیماری کو پھیلنے سے روکا جائے اور ملک کی معاشی صورت حال پر بھی اس کا اثر نہ پڑے۔ آپ کو یاد ہو گا چھٹے رمضان میں کورونا کی وجہ سے کافی مغلکات کا سامنا کرنا پڑا تھا، مارکیٹوں کو جلدی بند کرنے کے احکام باری کیے گئے تھے۔ حکومت نے خود کو تھنی سے گھروں پر رہنے کی ہدایت جاری کی تھی۔ اگرچہ اس رمضان میں کورونا وائرس کا زور تاحوال بہت کم ہے اور حکومت میں بدلا ڈکی وجہ سے اس طرف دھیان کم ہے۔



گی۔ حریم شرطی میں بھی سماجی فاصلے پر کوئی دیگر بھی نہیں البتہ وہاں پر ماسک پہننا لازمی ہو گا۔ ایکس ای نامی دیگر بھی کئے مثے مریض رپورٹ ہونا شروع ہو گئیں۔ لہذا اہل پاکستان سے کنٹرول میں ہے گر کہ حالات بگز جائیں کوئی تمیں جاتا۔ پاکستان میں کورونا کی ابتداء سے لے کر اب تک 13 لاکھ کے قریب مصدقہ کیسے سامنے آئے ہیں۔ سرکاری اصرار و شمار کے مطابق پاکستان میں سات کروڑ افراد کی ڈیمینیشن کا عمل نہیں کیا تو آج ہی اپنے قریبی سینہ سے مفت کرونا ویکسین کیا جائیں اور جہاں ضرورت ہو ماسک ضرور پہنیں، بیماری کی صورت میں اپنے شیست لازمی کرو کیں اور پاکستان کے ہے جملہ 9 کروڑ سے زائد افراد بھی ڈوز لگوا کچے ہیں تاہم ابھی بھی کئی ایسے افراد ہیں جنہوں نے ذمہ دار شہری ہونے کا حق ادا کریں۔



فیصلہ حاکم وقت کے خلاف آیا۔ عدالت آجھی رات کو کیوں کھوئی گئی اعتراف بروار سامنے آئے، اسکے ایکینڈل چاہے وہ جھنی، آنا، پڑول، مہنگائی کا سو شش مہینی بیانی پیدا ہے۔ تو عرض ہے کہ ملکی سلامتی یا بحران ہو، کورونا کے دوران میں والے غیر ملکی بھروسہ ہست کے خلاف سچھ کام ہو تو کہاں لکھا ہے کہ ڈالروں کی تتمہ ہو، امریکی اور برازیلی اپمورٹ کردہ وزیروں میں عہدوں کی بندراوی میں عدالت ایسا نہیں کر سکتی؟ اگر مخفیت کارروائی میں کوئی نہیں کر سکتی، سرکاری مشینی کو استعمال کیا گا لیاں دیتے اور ایشیں نیک ہاتے نظر آتے ہیں۔

اور عموم میں دوبارہ سے جا کر ووٹ مانگنے کیلئے یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ اس سے قومی نیشنز کی ایجاد کا تصور ہے کہ اس کا دھیان واقعی سازشے تین سالہ کارکروگی سے ہٹ کر اس پر ویگنڈے کی طرف ہو گیا۔ آپ اقتدار کیلئے (خداؤخت) اگر اس ملک کو کبھی چھوٹکا پر اتوہد دریخ جیسیں کرے گا۔

یہ سب مشرقی اور مغربی پاکستان کی انتخابات کے بعد اقتدار کی تھیلی پر ہونے والی رسکشی کی یاد میں ایک نیا براغٹلاجی کر دیا اور عوام کو ایک نئی ٹرکیت کے پیچے لگادیا۔ شاید یہ سب عمران خان کی سو فیدر اپنی سوچ نہ ہو لیکن اس کے اردوگرد پشوں سے سیاست کیلئے والے عیار کے دکھنے ہو گئے۔ لیکن اب پاکستان اس طرح کے حالات اور انتصان کا تمہیں ہو سکتا۔

ہمیں اس جگہ اور سیاسی بہت پرستی کی ذہنیت کو ختم کرنا ہوگا۔ امن، روازداری، پارٹی مانی وہیوں اور اخلاقی تقدروں کو فوٹ دینا گا۔ آگرآ کو کوچوت ملی اپنے اچھا پر فارم نہیں کر سکتے اپنے کو باوقار اور پہلوتی کرنا ہو، مسئلہ کشیر پر ملی ڈالنا ہو، غیر ملکی قرضوں میں تاریخی اضافہ کرنا ہو، خط غربت کو پونے دو کروڑ سے آٹھ کروڑ تک لے کر جانا ہو، پرستی اجتماعی خطرناک چیز ہے اور عمران خان نے لیکن جس طرح سے آئیں کے ساتھ ہیں۔

خیلے ورنہ عظیم شہزادہ شہزادہ شریف نے سیاسی انتظام نہ لینے کا اعلان کر کے ایک ثابت پیغام دیا ہے۔ بلاشبہ شہزادہ شریف نے بخوبی واقعی بدلا تھا اور اس دو پاکستان بدل کر عالم کر رہا ہے۔ دیگر صوبوں کے بچوں کیلئے بھی ایسے ناپ ایکم، اسکا رشک، دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ اچھی تعلقات، ایک ایسا شوکا اقامت جنمہ کی تقریباً دوسرے کے طابق ہے اور اس پیک کا پیور دوبارہ سے دوسرے کا عزم، یہ سب ہمارے لکھ و قوم کی بہتری کے عوال ہیں جن کے واقع و دروس بتانے میں نہیں گے۔

ہمیں اس وقت ہر طرح کی سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر اور سیاسی بہت پرستی سے تو پرتاب ہو کر اس ملک اور اس کی بیانات ملکیت کے ساتھ مخلص و قادر ہونے کی ضرورت ہے، تاکہ ہماری آنے والی نسلوں کے لیے پاکستان ایک پر امن، خوشحال اور خود اور ملک ہو۔

انفرادی معاملہ ہے۔ لیکن عمران خان دو رکھومت کے ایکینڈل چاہے وہ جھنی، آنا، پڑول، مہنگائی کا بھروسہ ہست کے خلاف سچھ کام ہو تو کہاں لکھا ہے کہ ڈالروں کی تتمہ ہو، امریکی اور برازیلی اپمورٹ کردہ وزیروں میں عہدوں کی بندراوی میں عدالت ایسا نہیں کر سکتی؟ اگر مخفیت کارروائی میں



آزاد ہے تو عدیہ 1861 اور 1886 کی دفاتر کی تشریفات کے مطابق نظریاتی کا مکمل اختیار رکھتی ہے۔ اور اعلیٰ عدیہ ہی تو آئین کی دفاتر کی تشریح کی ذہنے دار ہے۔ تو خصوصی مسئلہ کیوں ہے؟ راقم الحروف نے چشم خدا یہے خانشیں دیکھے خان کے ذہنے دار ہے۔ تو خصوصی مسئلہ کیوں ہے؟ کے جو بہت سے کہ عمران خان واقعی بہادروں کی طرح تابلہ کرے تو ہم بھی اس کے ساتھ ہیں۔

ماقی کیا گیا۔ جس طرح سے معاملات کو کچھ فتحی سے خراب کیا گیا جو اوری بھی پریشان نظر آتے ہیں کہ ایسے غیر ملکی دارلیڈ روکو ہے جیسے سال سے فاوا کرتے رہے۔ گورا کچھ نہیں خود میں ملی ہو گئی خان جیسی روشن لائیے۔ تن تھا اسکی میں دھاڑتارہ۔ اور مقامی کیا تھا تو ان ہوئے کے باوجود ایک ایشان کی تیاری کیجیے اور گام گوچ کے بجائے حقیقی خدمت کو شعار بنائیے۔

پاکستان سے محبت یا سیاسی بہت پرستی؟ پاکستان اور پاکستان کا آئین سب سے بالاتر ہے اور ہونا بھی چاہیے کہ جو وہیں اپنے ملک اور آئین کا احراام نہیں کرتی ان کی شائقی میں کوئی شاخت ہوتی ہے تدیدیاں کی عزت کرتی ہے۔ ذاتیات اور کردار پر نہیں جاتے کیونکہ یہ انسان کا



اپنے فرانش سیستہ ہر دفعہ زیادہ کر کر اسے اگر کسی انتظام اور جہت دھرمی کی سیاست اور حکومت کرنا ہو یا چیز کو پوچھنا چاہیا ہے تو وہ سبی خود نمائی اور ملک میں کارخانوں کے مجاہے کارخانوں کی تعمیر کیوں ہو۔

یہ وہ تمام ایکینڈل ہیں جن کے جوابات سے بچے تک عمران خان پستون کی طرف سے متعدد ایسی

فرش ہے۔ اور اسی ثقہ کے دوسرے حصے میں دستور مدندرجات سے آگاہ ہیں، یا کم ازکم یہ کہ وہ یہ خط پاکستان اور قانون کی پاسداری کی طرف اشارہ کیا ہے۔ شدید بھی ہے کہ اس خط کو دیکھنے نہ کسے تھے اس فیصلے کے خط مبادی طور پر ایک سفارتی مراحلہ تھا جو معمول

خونپاش اور تباہ حکومت نہیں ہاتھی۔ شہزادہ شریف جس حکومت کو قومی حکومت کا نام دے رہے ہیں، دیکھنا یہ ہے مذکورہ قومی حکومت میں شریک پارٹیاں کتنے دن اکٹھی رہتی ہیں اور کس حد تک مہنگائی کا خاتمہ ممکن ہوتا ہے۔

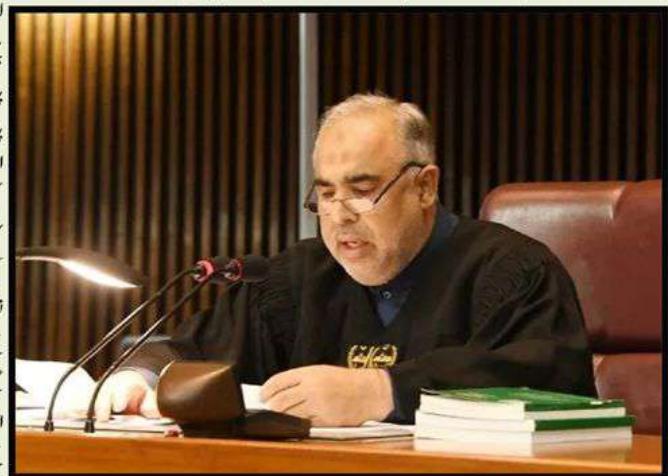
اعتماد کا جن بوقت سے باہر نکلا اور پاکستان کے کھلاڑی قاسم سوری نے آئیکل پانچ کی چھتری کے پیچے اس خط کی مستردی کیا تو اس وقت تھی یہ قصہ زبانِ زو عالم ہو چکا تھا کہ اب عمران خان محفوظ نہیں رہے۔ کیوں کہ اپنائی بھوٹنے اداز سے اس پورے معاملے کو نہ صرف ترتیب دیا گیا بلکہ اس سے منسلک کیلئے بھی پکیانہ کیمپ ملک طور پر صرف تاکام نظر آئی بلکہ انہوں نے اپنے طرزِ عمل سے بھی اپنے حواریوں کو مایوس کیا۔ سونے پر سہا کہ یہ ہوا کہ اپوزیشن بھی مجزوٰ ہوئی تھی۔

وقت فواد چودھری کی آشیر باد پر جو کچھ ڈپی ایمکر کے مطابق پوری دنیا میں قائم سفارتخانوں اور قنصل خانوں سے اپنے مالک میں بھیجے جاتے ہیں وہ خود تھریک انصاف کے لگے پر گیا۔ مزید ہفتے کیا وہ خود تھریک انصاف کے لگے پر گیا۔ مزید رہتے ہیں۔ اور یہ معمول کی خط و تکات ہی ہے۔ لیکن چونکہ یہ اس ملک میں قیمتیں سفری کی جانب سے اپنے دفتر خارجہ کے ذریعہ اعلیٰ قیادت کی لیڈر کو کھانا کی وجہ تیار ہوں۔ لیکن یہ خط پہلے کہیں وجود نہیں رکھتا تھا ایمکر کے پاس؟ تو جب وجود نہیں تھا ایمکر کے پاس اس کا تو تمام کارروائی ہوتی کیسے؟ اور تمام عمران اسلامی پر غداری کا قوتی مسلط کو اپنے خلاف سازش کیجیا اور اس پر کیسے کاڈیا گیا؟ یہ ایک بلند رہنمائی کی ایک کے فیصلہ سازوں سے ہوا۔

پاکستان کے پوری دنیا میں بھی ہوئے ہے اسی سفارتی مخفی کوئی ایک ایسا جھکا دیا ہے کہ آئندہ وہ ایسا کچھ بھیجے جائے۔ اعلیٰ عدالت نے اخنوں نوٹس لے لیا۔ کئی دن پوری قوم انتظام مراحلہ بھیجتے ہوئے بھی ہزار بار سوچیں گے۔ اس دعویٰ کے عذاب میں جلا رہی۔ صحیح سے رات ٹھیک سہ ساعت ہوتی رہی۔ اور بالآخر اعلیٰ عدالت نے فیصلہ حکمران جماعت امور کے ذمے دار ہو کر اسی اب کیسا وہری بھی گئے؟ یہ کھلاڑی ہے۔ یہ قاترا امور کے مجاز پر بلند رہنمائی کے فیصلہ سازوں سے ہوا۔

خط نہیں دکھا سکے۔ ارے تھرم! عدالت آپ کو کیوں کہیں؟ آپ کے مکمل باہر اعلیٰ اس کی ذلتی تشریع میں یہ بھی موجود ہے کہ صدر وزیر اعظم کے مشعرے دوستھے؟ وہ کیوں خود سے نہ خط لے گئے کہ جناب یہ بھیجی پڑھیے اور نکال باہر کیجیے غداروں کو۔ اتنا رہن پر اسلامی تحریک کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا اس وزیر اعظم کی جرل ہی اگر آگاہ تھے اس خط سے تو مجہ انہوں نے ایڈو اسکی پیچیں کیا جا سکتا جس کے خلاف تھریک قاسم سوری کے اقدامات کا وفاع کرنے سے انکار عدم اعتماد کا نوٹس دیا جا چکا ہو لیکن اس پر راستے دی کیوں کر دیا؟ اگر واقعی اس سفارتی تاریخ میں اتنی ندی کی تھی ہو۔ یہ بھی ایک بلند رہنمائی۔

جان تھی تو کیوں آپ کی جگہ اسے پیش نہ کرے؟



خان ایک بار پھر سرکوں پر اور اتحادیات میں سب کو سر پر ازدے سکتے ہیں، نس تھوڑی سمجھ واری کا اقتدار کیسا مخفی ہے کہ جون آپ کو فیصلہ کرنے استعمالِ مغلیک پہچا سکتا ہے۔ عمران خان کے سابق ہونے میں کب کیا غلط ہوا شہزاد کا فی اگلے ایک شہزاد کی تاریخی سمجھی اور بیانی دھنے دھنے ہے۔ عمران خان کے سابق ہونے میں کب کیا غلط ہوا اسے عمران خان نے بے اجنبی غلطیاں کیں۔ پہلی اور بیانی غلطی یہ تھی کہ اس خط کی بنیاد پر جب سابق ڈپی ایمکر قومی اہلی نے کارروائی کرتے ہوئے عدم اعتماد کی تحریک کیجیے اور گام گوچ کے بجائے حقیقی خدمت کو شعار بنایے۔ اعتماد کی تحریک میں آپ کے پہلے حصے میں آئین پاکستان کے آئیکل 5 کے پہلے حصے میں کہ انہوں نے خط دیکھا ہے۔ یادوں اس خط کے

عمران خان کے سابق ہونے میں کب کیا غلط ہوا



دینا، بُلینِ تری سو نای، عالمی سُلخ پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ناموس کی بات کرنا، اسلام و فیصلہ کی اپنی انتخابی اتحادی سے ہاتھ دھوکر ایم کیو ایم اور قیامی بر ساتی جماعتی کو اپنا اتحادی بنالیا۔

عمران خان انتخابی نااہل ہیں یا وہ اپنے وعدوں سے مکر گئے ہیں۔ انہیں اپوزیشن کا شکر گزار ہونا یہ کہتا درست نہ ہوگا کہ عمران خان نے اپنے دور چالیسے بیجٹ نہیں نے کپتان کی مردہ سیاست میں جان میں کچھ نہیں کیا۔ انہیں ستر سال کا لگا ایک یہاں بندہ اکاٹ کرنا اور اس مجھے کافی اور ایسے کام میں جو عمران خان کو دیگر سے ممتاز کرتے ہیں لیکن انکی غلط اتنی جلدی ختم نہیں کر سکتا، وہ بھی ایسی ٹیکم کے ساتھ ڈال دی۔

عمران خان اب ایک بار پھر اپوزیشن مجاہد کا آزار ادا کر رہے ہیں۔ انہیں حکومت کا تجوہ نہیں لیکن اپوزیشن کا خاص تجوہ ہے۔ انہیں اس تجوہ کے بھر پر انداز میں استعمال کرنا ہوگا۔ یہ کبھی کبھی جانتا ہوگا کہ علی گھم خان، قاسم سوری اور اسد قیصر جیسے دوست سیکڑوں الکٹنیوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اب کی بار انہیں خوشامد کرنے والوں اور پاسی کے گنڈے انہوں سے دور رہنا ہوگا۔ انہیں مکمل طور

چاپ پر نظریاتی کارکنان اور رہنماؤں کو ساختھے ہو جائے جو اس یا وہی غلطی تو جاؤں کی بجائے جو اس یا وہی حصہ رہی ہو۔ ہر حال میں الاقوایی اکٹھیوں پر اعتماد کرنا تھا۔ بہتر یہی ہوتا کہ عمران خان قرضہ واپس کرنا، روں سے بہتر تعلقات قائم کرنا، امریکا کا کمیں دکھانا، ڈروں جموں پر سمجھوٹا کس کس کے باخوبی کہاں کہاں استعمال ہوئے۔ اب کی بار انہیں استعمال ہونے سے بھی پچھا نہ ہوگا۔

ملک کی موجودہ صورت حال میں کوئی بھی جماعت

خان کی انجمنی باقتوں کی وجہ سے عوام کو ایسا لگا کہ شاید تحریک عدم اعتماد بالآخر کامیاب ہو گئی جس کے بعد وہ وزارت عظمی سے ہاتھ دھویٹھے۔ اگرچہ اس سے پہلے عدم اعتماد کا سارا سلسلہ ہرے ڈرامائی انداز میں چلتا رہا تاہم اس کا اختتام ملک میں جمہوریت کیلئے ثبت ٹھوٹ نہیں۔ اس تیجے سے ایسا لگتا ہے کہ ملک پر کچھ خاندان بدل کچھ افراد ہی بیرون حکومت کرتے رہیں گے۔ عدم اعتماد تحریک کے حق میں 174 اراکان نے ووٹ دیے۔

یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ کسی دو یا عظمی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کامیاب ہوئی۔ کچھ لوگ اسے جمہوریت کی قیمت قرار دے رہے ہیں تو دوسری جانب عمران خان کے حاوی انتخابی افراد و ہیں وہ دوبارہ ان کے اقتدار میں آئنے کے لیے پر امید بھی نظر آئے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں عمران خان کے حق میں مظاہروں کا آغاز بھی ہو گیا ہے۔

عمران خان سے ان کے اقتدار میں بھی اور اقتدار میں آئنے سے قبل بھی انی غلطیاں ہو سکیں جس کے باعث شاید انہیں مشکل صورت حال سے دوچار ہونا پڑے۔ ان کی سب یوں غلطی کنشی پر کھڑے ہو کر وہ باعث کرنا تھیں جن کی تینیں آسان نتیجی۔ عمران



فضائلی بسیاری بھی کی گئی اور اس میں بلائیں ہوئی ہیں۔ یہ اطلاعات افسوسناک ہیں، بے گناہ شہر پول کا جنگ کا ایندھن بننا کسی المیرے کے کم نہیں ہے۔ یوکرین حکام کے مطابق روی حملہ کے بعد سے اب تک 530 سے زائد عام شہری بھی بلاک ہو چکے ہیں جن میں سچے بھی شامل ہیں۔ یوکرینی صدر نے شہری اہداف پر روی جنگوں کو جنگی جرم قرار دی۔ روس کے صدر نے مغرب کو جھوٹ کا شہنشاہ قرار دیا اور کہا کہ امریکی سیاستدان اور صحافی مانتے ہیں کہ ان کے ملک میں جھوٹ کی پادشاہت قائم ہے۔ اور یوکرین کی پوری یونین میں شمولیت کی درخواست منظور کر لی اور شمولیت کے لیے خصوصی طریقہ کارکی اجازت دے دی گئی ہے۔ ایسے موقع پر یوکرین کی پوری یونین میں شمولیت کی درخواست منظور کرنے کا مطلب روس کو مزید غصہ دالتا ہے کیونکہ امریکہ اور پوری یونین کی پالیسیوں کی وجہ سے ہی روس یوکرین پر حملہ کرنے پر جو ہوا حالانکہ دونوں ملک اسلامی اور عالمی حوالہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ امریکہ نے تباہ کی میں اقوام تحدیتیں روی مشن کے بارہ ارکان کو 7 مریض ملک جھوٹ کا حکم دیا ہے۔ فیضا نے بھی روس پر فتح بال کے عالی ولڈا کپ میں شرکت پر پابندی کا گذاہی ہے۔ کینیڈا نے روی طیاروں کے لیے اپنی فضائی حودوں بند کر دی۔ اس سے پہلے فرانس روس کا مال بردار چہارہ روک چکا ہے۔ حالات کا رخ تارہا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی پوری یونیورسٹیک یوکرین کی کوشش کر رہے ہی وہ ڈٹ جائے۔ اسے مال اور اسلحہ سے مددوی چارہتی ہے تاکہ وہ روی افواج کی مراجحت کر سکے۔ یہ صورت حال بہت خطرناک ہے اس سے جنگ طول پکڑ سکتی ہے۔ جس کا پوری یونیورسٹی اقتصادی پابندیاں عائد ہو چکی ہیں اگر یہ لڑائی طول پکڑتی ہے تو روس کے لیے اس جنگ کا پوری جھوٹ اخنانہ ممکن نہیں رہے گا۔ یوکرین تو مکمل طور پر برادر ہو جائے گا امریکہ اور اس کے مغربی اتحادی اپنے مقاصد پرے ہونے کے بعد روس کے ساتھ معاملات درست کر لیں گے۔

خواتین کو صحت و تعلیم کی سہولیات فراہم کی جائیں

طن عزیز کی 22 کروڑ کی آبادی میں خواتین کی شرح 49.2% فیصد ہے اور معاشری تکمیل کے اثرات نیز دبی و شہری تیسی کی وجہ سے ان کی سماجی حیثیت مختلف طبقات اور عاقلوں میں بڑی حد تک مختلف ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ طبقاتی معاشرے کے نتیجے میں قیام پاکستان کے ابتدائی برسوں ہی سے خواتین کو بالعموم امتیازی سلوک کا سامنا رہا ہے۔ اس دوران گھر بیٹھنے، غیرت کے نام پر قتل، کاروباری اور جری شادیوں کی سمجھی سماجی برائیوں کی وجہ سے عالمی جوہری گلپ اٹھیں کیسے رپورٹ میں پاکستان کو 153 ملک میں سے 151 والی درجہ بھی دیا گیا۔ بلاشبہ پانی آئی حکومت نے اپنے تین برسوں میں عملی اقدامات کرتے ہوئے خواتین کے حقوق کے لیے بہتر قانون سازی بھی کی۔ یہ بھی جھاہنے کیلئی تاریخ کے ان 74 برسوں میں رفتہ رفتہ خواندہ خواتین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے بلکہ شہری زندگی میں ان کا مقام حیثیت درنگ و بکر محدود کے کمپنیں تاہم یہ طبقہ محض شہری آبادی تک محدود ہے جبکہ ملک کی 75 فیصد آبادی دبکی عاقلوں سے تعلق رکھتی ہے جیسا خواتین کی شرح 50 فیصد ہے اور ان دبکی خواتین کا یاد حصہ تعلیم اور صحت جیسی بنیادی ضروریات زندگی تک سے محروم ہے۔ بیکم میں عارف علوی نے اس حوالہ سے بجا طور پر ملک کے پہمادنہ عاقلوں کی خواتین کو ترقی کے کیسا موقع فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ گورنر ہاؤس کراچی میں منعقد تیرہ ہویں لیڈر یونیورسٹیز ویکن ایوارڈ 2022 کی تقریب سے اپنے خطاب میں انہوں نے خواتین کی محروم آبادی کو صحت و تعلیم کی بہتر سہیت اور دراثتی حقوق دیے کی جس ضرورت کا اظہار کیا ہے، پی ائی آئی حکومت پہلے ہی اپنے منشور کے تحت اس پر کام کر رہی ہے تاہم کو شہ کی جانبی چاہیے کہ اس کے ثرات جلد از جملہ سامنے آئیں کیونکہ یہ پیش رفت ملکی دینیں الاؤی اسٹریٹ پر پاکستانی معاشرے کے بہتر تنقیص کا خامنہ ثابت ہو گی۔

فیصلہ کا سامنا کرنا پڑا، میڈیا کی طرف سے اظہار تکفیر کیا گیا اور اپنے موقف کو ہر ایسا گیا کہ ذمہ دارانہ صحت کی جاتی ہے اور ضابطہ اخلاق پر عمل ہوتا ہے۔ اگر کسی کو وکایت ہو تو اس کے لیے بھی قانون اسلامی حیثیت عرفی کے تحت عدالت کو رجوع کرنے کے راستے کھلے ہیں۔ فاضل چیز جو شہنشاہ نے یہ بھی ہدایت کی کہ ہدایت عزت کے تحت قانون کی بہتری کے وقت میڈیا سے بھی مشاورت کرے گی۔

بھارتی چاریتی کی شدید نہادت کی جائے

پاکستان نے بھارتی ریاست راجستان میں مسلمانوں کے گھروں میں توڑ پھوڑ اور جلانے کی شدید نہادت کی ہے۔ دسری جانب تعلیمی اداروں میں جاپ پر پابندی عائد کرتے ہوئے مسلم طالبات اور خواتین اساتذہ کو احتجانات کی گمراہی کی ڈیوبنیوں سے روک دیا جبکہ متوضہ شہری میں بھارتی فوج نے اپنی ریاستی دہشت گردی کی تازہ کارروائی کے دوران ضلع راجوزی میں ایک اور کشیری نوجوان شہید کر دیا۔ بھارت کے متعدد علاقوں میں جنوبی ہندوؤں کی جانب سے مسلمانوں پر بلا اشتغال حملے، ان کے خلاف مظاہرے اور کارروائیاں اب ایک معمول ہیں چکا ہے۔ ایسے واقعات کی وجہ پر یونیورسٹی سو شش میڈیا پر واہل ہوئی رہتی ہیں۔ گزشتہ دنوں بھارتی ریاست راجستان کے شہر کولی میں اپنی بندوؤں کی جانب سے مسجد پر پھراؤ کیا گیا؛ مسلمانوں کے گھروں میں توڑ پھوڑ کی اور ملک کو آگ لگادی گئی۔ جس کی پاکستان نے شدید نہادت کی ہے۔ مودی سرکار اور اس کی پروردہ آرائیں ایسے نے بھارت میں مسلمانوں کا بیننا دو بھر کیا ہوا ہے۔ تعلیمی اداروں میں مسلم طالبات کے جاپ پر پابندی، مسلمانوں کو اشتغال دلانے کیلئے مہماشیر میں اذان کے وقت بھجن گانے کیلئے ہندوؤں کو لاڑو ایکسری مفت فرائم کرنے کا اعلان اور خیالی میں نور اڑتی تھوڑا کے نام پر گوشت کی دکانیں بند کر دیا، ایسا کون ساحر ہے جو بھارت میں مسلمانوں پر نہیں آزمایا جا رہا۔ تشدد کا نشانہ بنا کر انہیں اپنائے ہب چھوڑ کر ہندو دھرم اختیار کرنے پر بھی دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھی بھارتی فوج اپنی ریاستی دہشت گردی کی اپنی کیوں کارروائی عملیں میں لاتی چارہتی ہے اور شہری سے شش اپ کال دل دی چارہتی ہے جس سے بھی عنید ہے کہ مسلمانوں کے خلاف بھارتی چاریتی کے ہاتھوں روزانہ شہیری نوجوان کو شہید کر دیا گیا۔ افسوس کا امر یہ ہے کوئی کارروائی عملیں میں لاتی چارہتی ہے اور شہری سے شش اپ کال دل دی چارہتی ہے جس سے بھی عنید ہے ملتا ہے کہ عالمی برادری کے بھارت کے ساتھ جڑے مفادات بھارت کے خلاف کارروائی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اگر ان کی جانب سے یہی ہی سے حصی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے تو نہ خطہ میں پانیدار اہن قائم ہو سکتا ہے اور نہ یہی بھارت میں مسلمانوں کے حقوق ہونے کی ہدایت دی جاسکتی ہے۔ اس تیاظر میں مسلم امیکی بھی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ متحد ہو کر کوئی ٹھوں پالی میں مرتب کرے تاکہ مسلمانوں کے خلاف بھارتی چاریتی کو روکا جاسکے۔

روس یوکرین جنگ کے دنیا پر اثرات

روس اور یوکرین کے درمیان تا حال لڑائی چاری ہے اور جنگ بندی کے لیے کی جانے والی کوششیں تا حال کا میابی سے ہمکاری نہیں ہو سکیں، یوکرین کے مسئلہ پر امریکہ اور مغربی یورپ کی روں کے ساتھ آئیں اس پر عوچ پہنچ چکی ہے۔ مغربی ممالک میں روں کے صدر پیوں پر زبردست تھیڈیہ ہو رہی ہے جبکہ روں کے صدر بھی تمام تر مغربی مخالفت کے باوجود اپنے موقف پر ڈالے ہوئے ہیں۔ میڈیا کی اطلاعات کے مطابق روی فوج نے یوکرین کے دوسرے بڑے شہر خارکیف میں رہائی علاقہ پر راکٹ حملہ جاری رکھے، بتایا گیا ہے کہ ان میراں جنگوں کے نتیجے میں شہریوں کی بلائیں بھی ہوئی ہیں۔ روی فوج نے لوک گورنمنٹ ہیز کوارٹر کو بھی شہنشاہ نہیا۔ ذرائع ابلاغ میں بتایا گیا ہے کہ رہائی علاقوں پر